Postal Reg. No. L/P/GDP-1-DEC 2006

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 55

شمارہ 1-2

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

4/11 ذوالحجہ 1426 ہجری 5/12 صلح 1385 ہش 5/12 جنوری 2006

## اخبار احمدیہ

قادیان 7 جنوری (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے قادیان کی احمدیہ گراؤنڈ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی اور وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

مالی قربانی کوئی معمولی چیز نہیں ہے اس کی بڑی اہمیت ہے ایمان مضبوط کرنے اور اللہ کے فضلوں کا وارث بننے کیلئے انتہائی ضروری چیز ہے۔

## ہر احمدی کو اپنے نفس کو پاک کرنے کیلئے مالی قربانی کا فعال حصہ بننا چاہئے نئے احمدی ہیں یا پرانے احمدی ہیں اگر مالی قربانیوں کی روح پیدا نہیں ہوتی تو ایمان کی مضبوطی پیدا نہیں ہوتی۔

# وقف جدید کے ۴۹ ویں نئے سال کا بابرکت اعلان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۶ جنوری بمقام احمدیہ گراونڈ قادیان

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ کی تلاوت فرمائی پھر ترجمہ پیش کیا کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیا میں تمہیں ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی تم جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور ایسے پاکیزہ گھروں میں جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

پھر فرمایا سب سے پہلے میں عالمگیر جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں گذشتہ خطبہ میں میں نے توجہ دلائی تھی کہ ہر احمدی شکر کے مضمون کو دل میں رکھتے ہوئے آئندہ سال میں داخل ہو تا کہ گذشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جو بے شمار نظارے ہم نے دیکھے انہیں اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق اضافہ فرماتا رہے اللہ تعالیٰ یہ نیا سال ہمارے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مبارک فرمائے۔

فرمایا انسان کی سوچ بھی ان انعاموں، فضلوں اور احسانوں تک نہیں پہنچ سکتی جو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر فرما رہا ہے لیکن ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد رکھتے ہوئے اس کے آگے جھکے اس کے حکموں پر اپنی استعدادوں کے مطابق حتی الوسع عمل کرنے کی کوشش کرے اور عمل کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے تاکہ یہ برکتیں اور انعامات ہمیشہ ہمیشہ جاری رہیں۔

فرمایا اگر ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے رہے اس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے نیکیاں بجالاتے رہے اپنے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے رہے تو پھر یہ وعدہ بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک سال یا دو تین سال کی بات نہیں ہے بلکہ ان باتوں کی طرف توجہ اور ان امور کی انجام دہی

باقی صفحہ نمبر (7) پر ملاحظہ فرمائیں

## سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بھارت میں ورود مسعود

☆ دار الحکومت دہلی میں تشریف آوری ☆ ایئر پورٹ پر شاندار استقبال ☆ مسجد بیت الہادی دہلی کا روح پرور ماحول ☆ سپیکر لوک سبھا سے ملاقات ☆ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے گفتگو ☆ احباب جماعت سے ملاقاتیں ☆ تاریخی مقامات کا وزٹ

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

قسط نمبر 1

11۔ دسمبر بروز اتوار 2005

ماریشس کا تیرہ روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 10 اور 11 دسمبر کی درمیانی رات اڑھائی بجے جہاز پر سوار ہوئے۔ قریباً سات گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد ایئر ماریشس کی پرواز MK744 اپنے مقررہ وقت سے پندرہ منٹ قبل سوا گیارہ بجے دہلی کے اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر اتری اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے قدم پہلی بار ہندوستان کے سرزمین پر پڑے۔

ایئر پورٹ پر امیگریشن کاؤنٹر سے قبل مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے حضور انور کا استقبال کیا اور حضور کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ محترمہ نوشینہ منور صاحبہ اہلیہ مکرم منور رشید صاحب ڈپٹی کمانڈر ریلوے پروٹیکشن فورس نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلھا کا استقبال کیا اور حضرت بیگم صاحبہ کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

کچھ آگے بڑھنے کے بعد امیگریشن ایریا میں درج ذیل احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلیشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ڈاکٹر احمد شکیل صاحب آئی اے ایس
M.O.S to Minister of state for internal affairs

2۔سید خلیل احمد صاحب آئی اے ایس
District Majistrate Bangal

3۔منور خورشید صاحب
Dep Commondant Railway protection force vishakapatnam

4۔مکرم محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ

5۔مکرم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

6۔مکرم سیٹھ سہیل احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ آندھرا پردیش

7۔مکرم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

8۔مکرم سید عزیز احمد صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایئرپورٹ پر VIP کی تمام سہولیات مہیا کی گئیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

VIP لاؤنج میں ممبر پارلیمنٹ Hon. Ravula اور M.L.A Chandra Sekar Ready Mr. Debakar Ready نے حضور انور کو خوش آمدید کہا حضور انور نے ان دونوں احباب سے گفتگو فرمائی۔ اور اسی دوران چائے بھی نوش فرمائی حضور انور کے ViP لاؤنج میں قیام کے دوران امیگریشن اور سامان کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی امیگریشن کی کارروائی کیلئے دو سپیشل ڈیسک صرف قافلہ کے افراد کیلئے مخصوص کئے گئے تھے۔

بارہ بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز VIP لاؤنج سے پولیس افسران کی سکیورٹی میں ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے ایئرپورٹ سے باہر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ناظران، صوبائی امراء، و ضلعی امراء کرام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

مکرمہ صاحبزادی امۃ العلیم صاحبہ۔ مکرمہ فوزیہ کلیم صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

ایئرپورٹ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ احمدیہ مسجد بیت الہادی دہلی کے لئے روانہ ہوا۔ حکومتی انتظامیہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پولیس کی مکمل سکیورٹی مہیا کی گئی۔ قافلہ کے آگے پولیس کی دو گاڑیاں تھیں ڈیڑھ بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ مسجد دہلی پہنچے جہاں دہلی اور بعض دوسری جماعتوں سے آئے ہوئے احباب مرد و خواتین اور بچوں بڑھوں نے حضور انور کا والہانہ انداز میں پرجوش استقبال کیا احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ بچوں نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

دہلی مشن ہاؤس اور مسجد بیت الہادی کو خوبصورت رنگ برنگی جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا تھا اور محرابی دروازہ بھی بنایا گیا تھا اھلاً و سھلاً و مرحبا خوش آمدید اور انی معک یا مسرور اور دیگر دعائیہ کلمات پر مشتمل بینرز مختلف جگہوں پر آویزاں کئے گئے تھے۔

حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب احباب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

دہلی کا یہ مشن ہاؤس دو منازل پر مشتمل ہے اس میں اوپر کی منزل میں رہائشی حصہ ہے جبکہ نچلی منزل پر دفاتر ہیں۔ یہ مشن ہاؤس مسجد بیت الہادی کے ساتھ ملحق ہے۔ مسجد کے نچلے ہال میں مرد احباب نماز ادا کرتے ہیں جب کہ اوپر والا ہال خواتین کیلئے مخصوص ہے۔ جماعت دہلی کی یہ خوبصورت مسجد دہلی کے علاقہ تغلق آباد میں واقع ہے۔ یہ علاقہ مغلیہ حکمران غیاث الدین تغلق کے نام سے موسوم ہے۔ اسی علاقہ میں غیاث الدین تغلق کا مزار مقبرہ اور قلعہ ہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الہادی دہلی میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ دہلی میں قیام کے دوران حضور انور کی رہائش مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں رہی۔

پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں آج ہندوستان کے آٹھ صوبوں آندھرا پردیش۔ بہار۔ ہریانہ۔ کیرالہ۔ تامل ناڈو۔ بنگال۔ دہلی اور اتر پردیش کی سترہ جماعتوں Bhagalpur, patna, Godavari, Hyderabad, Chennai, Kolkatta, Kodali, Kannur, Karonagapalli, Jind, Saharanpur, Mathura, Ghaziabad, Aligarh, Delhi, Meerut, Kanpur کی 18 فیملیز کے 83 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

اس کے علاوہ آسٹریلیا اور دوبئی سے آنے والی بعض فیملیز نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ہندوستان کی مختلف جماعتوں اور صوبوں سے آنے والی فیملیز اور خاندان بڑا لمبا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کے دیدار اور ملاقات کیلئے پہنچے تھے صوبہ بہار سے بارہ صد کلومیٹر، صوبہ آندھرا پردیش سے دو ہزار پانچ صد کلومیٹر صوبہ تامل ناڈو سے دو ہزار چھ صد کلومیٹر جب کہ صوبہ کیرالہ سے تین ہزار کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے پہنچے تھے یہ سبھی لوگ اپنے پیارے آقا سے ملکر بیحد خوش تھے انہوں نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار حضور انور کو اپنے سامنے دیکھا تھا ان کے چہرے خوشی و مسرت سے معمور تھے اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں اور خوش نصیبیاں ان سب کیلئے مبارک فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام سات بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مسجد بیت الہادی میں نماز مغرب وعشاء پڑھائیں اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

## 12 دسمبر بروز سوموار

صبح چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی دہلی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپیکر لوک سبھا (نیشنل اسمبلی) Hon Somnath Chatterjee کی دعوت پر اُن سے ملنے سپیکر ہاؤس تشریف لے گئے نو بجکر 55 منٹ پر حضور انور سپیکر ہاؤس پہنچے جہاں سپیکر نیشنل اسمبلی پہلے سے ہی حضور انور کے منتظر تھے۔ موصوف نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور نے سپیکر سے گفتگو فرمائی سپیکر نے کہا کہ آپ کا پیغام "محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں" یہ ایک یونیورسل پیغام ہے۔ ہم سب کو اختیار کرنا چاہئے اور اس پر عمل بھی کرنا چاہئے اگر لوگ آپ کے پیغام پر عمل کرنا شروع کر دیں تو معاشرہ سے فساد ختم ہو جائے۔

سپیکر نے بتایا کہ اس نے حضورؒ کی کتاب Islam response to the contemporary issue پڑھی ہوئی ہے بہت اچھی تعلیم ہے اس تعلیم کو پھیلانا چاہئے اور لوگوں کو اس پر عمل کرنا چاہئے۔ پھر مذہب کے بارہ میں بات ہوئی کہ ہر ایک کا اپنا اپنا عقیدہ ہے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ دوسرے کے مذہب کا احترام کرے۔ مذہب کی وجہ سے کوئی اختلاف آپس میں نہیں ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا آپ اپنی اس کھلی سوچ کی وجہ سے ہی اسمبلی کے سپیکر منتخب ہوئے ہیں ایسے ہی لیڈروں کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے سپیکر کو شیلڈ پیش کی۔ سپیکر نے بتایا کہ اسمبلی میں ایک نمائش تیار کی جارہی ہے وہ اس شیلڈ کو نمائش میں رکھیں گے۔ بہت اچھے خوشگوار ماحول میں یہ ملاقات 15 منٹ تک جاری رہی۔ سپیکر کی طرف سے حضور انور اور وفد کے ممبران کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ آخر پر سپیکر حضور انور کو گاڑی کے دروازے تک چھوڑنے آئے۔

پروگرام کے مطابق یہاں سے روانہ ہو کر ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قطب مینار دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے پولیس کی سکیورٹی ٹیم ساتھ تھی حضور انور نے قطب مینار اور مسجد قوت الاسلام کے مختلف حصے دیکھے۔ گائیڈ نے ساتھ ساتھ مختلف تاریخی معلومات پہنچائیں۔ حضور انور خود بھی مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔

قطب مینار کا شمار دنیا کے عجائبات میں ہوتا ہے۔ دراصل یہ مسجد قوت الاسلام کا ایک مینار تھا جس کے سات درجے تھے اب صرف پانچ درجے ہیں چھٹا درجہ اتار کر نیچے رکھ دیا گیا ہے۔ ساتویں کا کوئی پتہ نہیں۔ یہ 238 فٹ اونچا مینار سرخ رنگ کے پتھر سے بنا ہوا ہے ہر درجے میں قرآنی آیات بیلوں کی شکل میں کندہ کی گئی ہیں چھٹا درجہ جو نیچے رکھا ہوا ہے اس کی بلندی 17 فٹ ہے۔ مینار کا گھیرا نیچے سے 150 فٹ ہے اور پانچویں درجے کے اوپر سے 30 فٹ ہے اس میں اوپر جانے کیلئے 278 سیڑھیاں ہیں قطب الدین ایبک نے اسے دہلی کی اسلامی فتح کی یادگار کے طور پر نیز دن میں پانچ وقت اذان کی منادی کرنے کیلئے تعمیر کروایا تھا۔ اس کی تعمیر 1191ء میں شروع ہوئی اور اس کی تعمیر اس کے جانشین شمس الدین التمش کے زمانہ میں مکمل ہوئی۔

مسجد قوت الاسلام جس کا یہ مینار ہے دہلی کی پہلی مسجد ہے جو اسلامی حکمرانوں نے تعمیر کی مسجد کے صحن میں لوہے کا ایک ستون ہے جو 7.20 میٹر اونچا ہے یہ لوہے کا ستون 1600 سال قبل کا ہے لیکن اسے ابھی تک زنگ نہیں لگا۔

مسجد قوت الاسلام میں باہر سے داخل ہونے کیلئے بہت بڑے ڈیوڑھی کی شکل کے دروازے ہیں اور دروازوں سے گزرنے والا یہ راستہ ڈیوڑھی ہی اتنی بڑی ہے کہ پچاس سے زائد آدمی صرف اس دروازہ میں نماز پڑھ سکتے ہیں اس سے مسجد کی شان و شوکت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کتنی بڑی اور عظیم الشان مسجد بنائی گئی تھی جو اب کھنڈرات کی شکل میں موجود ہے۔

حضور انور نے مسجد کے یہ دروازے اور دیگر حصے دیکھے اور تصاویر بھی بنائیں۔

قطب مینار کے وزٹ کے بعد گیارہ بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے مزار پر دعا کیلئے تشریف لے گئے حضرت خواجہ بختیار کاکی 569ھ میں عراق میں اوش کے مقام پر پیدا ہوئے 587ھ میں بغداد سے اجمیر ہندوستان آئے اور پھر کچھ عرصہ بعد دہلی میں مقیم ہو گئے۔

1905ء میں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی کے سفر پر تشریف لے گئے تو دہلی میں اپنے قیام کے دوران اولیاء اللہ کی قبروں پر بھی تشریف لے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "ہم تو بختیار کاکی، نظام الدین اولیاء، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہ اصحاب کی قبروں پر جانا چاہتے ہیں۔ دہلی کے یہ لوگ جو سطح زمین کے اوپر ہیں نہ ملاقات کرتے ہیں اور نہ ملاقات کے قابل ہیں۔ اس لئے جو اہل دل لوگ ان میں سے گزر چکے ہیں اور زمین اندر مدفون ہیں ان سے ہی ہم ملاقات کرلیں تاکہ

باقی صفحہ نمبر (10) پر ملاحظہ فرمائیں

## خطبہ جمعہ

# انسان کا کیا حرج ہے اگر وہ فسق و فجور چھوڑ دے۔

# اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے لئے بھی اور انسانیت کے لئے بھی دعاؤں کی توفیق دے اور دنیا میں امن اور صلح اور آشتی قائم ہو۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 4 رنومبر 2005ء بمطابق 4 رنبوت 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

1905ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک انذاری وحی کے بعد ایک نظارہ دیکھا۔ایک رروح بڑی بے چینی کا اظہار کر رہی ہے۔اس نظارے کے دیکھنے پر آپ نے فرمایا کہ:

”انسان کا کیا حرج ہے اگر وہ فسق و فجور چھوڑ دے۔کون سا اس میں اس کا نقصان ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے۔آگ لگ چکی ہے۔اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔

(اشتہار الانذار 18/اپریل 1905، بحوالہ تذکرہ ایڈیشن 2004، صفحہ 450)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے لئے بھی اور انسانیت کے لئے بھی دعاؤں کی توفیق دے اور یہ جو آگ لگی ہوئی ہے اس کو اپنے آنسوؤں سے بجھانے کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا میں امن اور صلح اور آشتی قائم ہو اور یہ لوگ مامور کو پہچاننے کے قابل ہوں۔آمین۔

## خطبہ عیدالفطر

# رمضان اور اس کے بعد عید یہ سبق دیتے ہیں کہ ایک سچے مسلمان کی ہر حرکت اور سکون خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع ہونے چاہئیں۔

عبادات اور حقوق العباد کی ادائیگی کے جس معیار کو رمضان کے دوران حاصل کرتے ہیں اس پر قائم رہنے یا مزید بہتر بنانے کی رمضان کے بعد بھی کوشش کرتے رہیں۔

عید کے موقع پر ہمسایوں کو عید کے تحفے بھجوائیں تو اس سے ماحول میں احمدیت کے تعارف اور تبلیغ کے رستے کھلیں گے

(تمام دنیا کے احمدیوں کو عید مبارک کا پیغام)

خطبہ عیدالفطر سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 4 رنومبر 2005ء بمطابق 4 رنبوت 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

خطبہ عیدالفطر کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾ (سورۃ النساء:37)

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر و احسان ہے کہ آج ہم رمضان کے اپنی برکتوں کے ساتھ گزر جانے کے بعد عید منا رہے ہیں۔گزشتہ تیس دن ہم نے روزے بھی اس لئے رکھے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا اور آج یہ خوشی بھی ہم اس لئے منا رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔یہ سبق ہے جو ہمیں رمضان اور اس کے بعد عید دے رہے ہیں کہ ایک سچے مسلمان کی ہر حرکت اور ہر سکون خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع ہونے چاہئیں، اس کی مرضی کے مطابق ہونے چاہئیں۔آج ہم میں سے بہتوں نے نئے یا صاف ستھرے کپڑے اس لئے پہنے ہوئے ہیں اور اپنی توفیق کے مطابق اچھے کھانے اس لئے کھا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ خوشی مناؤ۔ لیکن یہ خوشیاں اور ان جائز چیزوں کے استعمال کی اجازت، جن کے استعمال پر گزشتہ ایک ماہ، انتیس دن یا تیس دن مختلف جگہوں پر پابندی رہی، اس لئے نہیں ہے کہ اب تم گیارہ مہینے کے لئے بالکل آزاد ہو گئے ہو، اب بقایا گیارہ مہینے جو ہیں خوب کھاؤ پیو اور عیش کرو۔ہر قسم کے ضابطۂ اخلاق کو یکسر بھلا دو۔اس عید کا قطعاً یہ مقصد نہیں ہے۔ اور اس اجازت کا قطعاً یہ مقصد نہیں ہے۔اس لئے یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ جس طرح قیدی آزاد ہوتے ہیں یا کوئی دنیادار کسی مشکل یا مصیبت سے چھٹکارا پاتا ہے تو وہ بڑی دعوت کا اہتمام کرتا

ہے، اپنے دوستوں کو بلاتا ہے، خوب اودھم مچتا ہے، لہوولعب ہوتی ہے، ڈھول ڈھمکے ہوتے ہیں، ناچ گانے ہوتے ہیں، اور خوشی منانے کے نام پر بیہودگیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ یہ تو جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ ایک سچے مسلمان سے خوشی کا اظہار اور تیار ہونا اور نئے کپڑے پہننا اور کھانا پینا اس لئے ہے کہ آج عید ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ عید مناؤ۔ اور تیس دن جو جائز باتوں سے اور چیزوں سے ایک خاص وقت کے لئے رُکے تھے وہ اس لئے تھا کہ ان باتوں سے رکنے کا اللہ تعالیٰ کا حکم تھا۔ تو یہ دونوں عمل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہیں۔ اس کے علاوہ جہاں تک عبادتوں کا اور دوسرے نیک کاموں کا تعلق ہے ان کے بارے میں تو یہ حکم ہے کہ جس طرح رمضان میں کرتے تھے اس طرح اب بھی کرو اور ہمیشہ کرتے رہو۔ صرف یہ ہے کہ رمضان میں ان چیزوں کے لئے ایک خاص ماحول پیدا کیا گیا تھا۔ یہ رمضان کا مہینہ اس لئے نہیں آیا تھا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ اس مہینے میرے بندے بیگار کاٹیں یا ان پر کوئی چٹی ڈالی جائے۔ اللہ تعالیٰ کو تو نہ کسی بیگار کی ضرورت ہے، اور نہ کسی سے کسی چٹی کی ضرورت ہے۔ اس نے تو انسان کو ایک مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور وہ مقصد ہے اس کی عبادت کرنا۔ اور جو بندے اس کی عبادت میں لگے رہیں گے وہ عبادالرحمٰن کہلائیں گے۔ اور جو اس کے حکموں پر نہیں چلیں گے وہ خود اپنا نقصان کر رہے ہوں گے۔ تو ہم احمدی اس زمانہ کے امام کو ماننے کے بعد، حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ! ہم تیرے ان بندوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں جو عبادالرحمٰن بننے والے ہیں، جو عبادالرحمٰن ہیں، جو عبادالرحمٰن بننا چاہتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ یہ رمضان جو گزرا ہے وہ اس پر کوئی بیگار یا چٹی نہیں تھا کہ مجبوراً عبادتیں بھی کر لیں، روزے بھی رکھ لئے اور مجبور دل کے ساتھ رمضان کا آخری جمعہ بھی پڑھ لیا۔ اور اب سو حیلوں بہانوں سے عبادتوں سے بھی دور چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے دوسرے احکامات سے بھی دور ہٹتے چلے جائیں اور بہانے بنائیں، عذر تلاش کرنے شروع کر دیں۔ عبادتوں اور دوسرے احکامات کی تعمیل ہم پر ایک بوجھ بن جائے۔ مختلف تاویلیں ان کو جاری نہ رکھنے کے لئے گھڑ رہے ہوں۔ تو یہ تو ایک احمدی کا مقصد نہیں ہے کہ بعد میں سستیاں پیدا ہو جائیں، کاہلی پیدا ہو جائے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ایسے لوگوں کی مثال اس طرح دی ہے کہ کہتے ہیں کہ ایک شخص سردیوں میں نہانے دریا پر جا رہا تھا۔ اس نے رسم یا مذہب جو بھی تھا اسے پورا کرنا تھا۔ اور جوں جوں دریا کی طرف قدم بڑھ رہا تھا سردی کی وجہ سے اس کا نہانے کا خوف دریا کے ٹھنڈے پانی کی وجہ سے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ آخر دریا پر جو پہنچا تو ہمت نہیں ہوئی کہ دریا میں نہائے۔ اس نے چھوٹا سا کنکر یا پتھر کا ٹکڑا اٹھایا اور دریا میں پھینک دیا کہ توراشنان موراشنان۔ کہ تیرا نہانا میرا نہانا برابر ہو گیا۔ یعنی تو پانی میں چلا گیا سمجھو کہ مَیں بھی پانی میں چلا گیا۔ واپس آتے ہوئے اس کو ایک شخص ملا۔ اس نے کہا کہاں سے آ رہے ہو؟ بتایا کہ اس طرح مَیں دریا پر نہانے گیا تھا۔ وہ بھی رسم پوری کرنے جا رہا تھا۔ تو سردی بڑی تھی مَیں تو یہ کر کے آیا ہوں کہ پانی میں ایک کنکر پتھر پھینکا ہے اور یہ فقرا دہرا آیا ہوں۔ تو اس نے کہا یہ تو بڑی آسان ترکیب ہے۔ تو اس نے بجائے اس کے کہ دریا کے کنارے تک پہنچتا وہیں سے کھڑے کھڑے ایک پتھر کا ٹکڑا پھینک دیا اور کہہ دیا توراشنان موراشنان۔ تو عبادتوں میں حیلے بہانے نہیں تراشنے چاہئیں۔ آسانیاں ضرورت سے زیادہ پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ اس رمضان میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا کہ اس میں ہم روزے رکھیں اور پہلے کی نسبت بہتر رنگ میں عبادتوں کی طرف توجہ بھی دیں اور یہ تبدیلی پورے ماحول میں تبدیلی کی وجہ سے ہم میں آئی، چاہے مجبوری سے آئی یا جس وجہ سے بھی آئی۔ اس کو اب ہر احمدی کو زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ایک ٹریننگ کا موقع دیا تھا کہ تم کہتے ہو میری عبادتوں کی طرف توجہ نہیں ہوتی، میرے سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پوری طرح ادائیگی نہیں ہوتی تو یہ مہینہ ہے اس میں سب لوگ اس طرف متوجہ ہیں)۔ ہر کوئی عبادت میں لگا ہوا ہے، ہر کوئی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ عام حالات میں تم سے جو سستیاں ہو جاتی ہیں تو ان دنوں میں اس ماحول کی وجہ سے ان کو دور کرنے کی کوشش کرو تا کہ ٹریننگ حاصل ہو جائے۔ اور پھر یہ ایک دفعہ کی ٹریننگ کا عمل جو ہے یہ زندگی کا مستقل حصہ بن جائے۔ اس ٹریننگ کے مہینے میں جو تو پہلے ہی عبادتیں کرنے والے ہیں کرتے ہیں۔ حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے والے ہیں وہ اس ٹریننگ کی وجہ سے مزید اپنے اپنے معیار بہتر کرتے ہیں۔ پھر جس معیار کو حاصل کر لیتے ہیں اس پر قائم رہنے یا مزید بہتر کرنے کی رمضان کے بعد بھی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور جو سست تھے، نمازوں میں بے قاعدہ تھے باقاعدگی نہ رکھنے والے تھے، بعض احکامات پر عمل نہ کرنے والے تھے وہ بھی بہتر تبدیلی کی طرف قدم بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد بھی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر رمضان کے بعد پھر بہانے جوئیاں ہونے لگ جائیں، بہانے بنانے لگ جائیں، اور صرف اس سوچ میں رہے کہ کنکر پھینک کر ہی نہا لیں گے اور مستقل عمل نہیں کریں گے ان کے لئے تو رمضان آیا نہ آیا برابر ہو گا۔ پس ہر احمدی کو یہ سوچ رکھنی چاہئے کہ اس نے کسی کنکر پتھر کو نہیں نہلانا بلکہ خود اس مصفّٰی اور صاف پانی سے فیض اٹھانا ہے۔ اور رمضان کے دنوں کی مجبوری کی وجہ سے یا ماحول کے زیر اثر جو نیک تبدیلی کی طرف اُسے توجہ پیدا ہوئی ہے اسے نہ صرف جاری رکھنا ہے بلکہ اس میں بہتری پیدا کرنی ہے۔ اس ٹریننگ کی اب عام حالات میں دہرائی کرنی ہے تا کہ یہ نیک عادتیں جو پڑی ہیں وہ پکی ہو جائیں۔ عید کی خوشیاں اور عید کے پروگرام اور رات گئے تک دعوتیں اور مجلسیں اس ماحول کے اثر سے اور اس ٹریننگ سے دور نہ لے جائیں جو رمضان کے دنوں میں حاصل ہوئی ہے۔ اس لئے آج عید کے دن سے ہی اس بات پر پکے ہو جائیں کہ نمازوں میں بھی باقاعدگی رکھنی ہے اور دوسرے اعمال بھی بجالانے ہیں۔ ایک حدیث مَیں نے گزشتہ جمعہ بیان کی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محض للہ دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کرے تو اس کا دل ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا جائے گا۔ اور اس کا دل اس وقت بھی نہیں مرے گا جب سب دنیا کے دل مر جائیں گے۔ پس اپنے دل کو مردہ ہونے سے بچانے کے لئے اور ہمیشہ کی زندگی دینے کے لئے ضروری ہے کہ مجبوری یا شوق یا حالات یا ماحول جس وجہ سے بھی رمضان میں اپنے دلوں کو عبادت کی طرف راغب کیا تھا اس پر اب قائم ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر مستقل مزاجی سے عمل کریں۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے بعض احکامات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ یہ احکامات رمضان کے لئے ہیں، صرف رمضان میں ان پر عمل کرنا ہے بلکہ یہ عام زندگی کے لئے احکامات دیئے گئے ہیں۔ بلکہ مومن کی یہ نشانی بتائی گئی ہے کہ وہ ان نیکیوں پر عمل کرتے ہیں۔ اگر نہیں کرتے تو متکبر ہیں، شیخی بگھارنے والے ہیں اور ایسے لوگوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ یہ سب باتیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے ایسی ہیں کہ رمضان کے خاص ماحول کی وجہ سے ہر گھر میں کچھ نہ کچھ حد تک ان پر عمل ہو رہا ہوتا ہے، یا عمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہوتی ہے۔ پس مزا تو اب چکھ ہی لیا ہے۔ اب اس کی عادت بھی ڈال لینی چاہئے۔ پہلی بات جو بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور نہ صرف عبادت کرنی ہے بلکہ شرک سے پاک عبادت ہو۔ دنیاوی مسائل اور مجبوریاں اور دوسری بعض دلچسپیاں جو ہیں عبادت کے وقتوں سے آگے پیچھے کرنے والی نہ ہو جائیں۔ ورنہ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے جو ایک انسان کے اندر ہوتا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو کفر اور شرک کے قریب کر دیتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہئے، اس بات کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ میں نماز میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی کرنے والا تو نہیں۔ رمضان کے بعد اس بارے میں مجھ سے سستی تو نہیں ہو رہی۔ اللہ تعالیٰ نے میرے پر احسان کیا، مجھے موقع دیا کہ زندگی کا ایک اور رمضان دیکھوں، اس سے فائدہ اٹھاؤں۔ اور جس حد تک بھی مَیں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے اس پر اب قائم رہنے کی کوشش کروں۔ اگر روزانہ رات کو ہر ایک اپنا جائزہ لینے کی عادت ڈال لے تو جو بھی بہتر تبدیلی کسی نے بھی اپنے اندر پیدا کی ہے یا اللہ تعالیٰ نے اس کو توفیق دی ہے اس کو قائم رکھنے یا بہتر کرنے کی عادت پڑ جائے گی اور معیار گرنے کی بجائے بہتری کی طرف جائیں گے۔

پھر اس اہم حکم کے بعد جو کہ انسان کی پیدائش کا مقصد ہے اگلی باتیں جو بیان ہوئی ہیں وہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں ہیں۔ بڑے جامع احکامات ہیں جن میں قریب ترین اور پیارے ترین رشتے یعنی والدین کے حقوق سے لے کر کسی کا بھی کسی انسان کے ساتھ دُور کا جو تعلق ہے اس کے حقوق بیان ہوئے ہیں۔

پہلی بات، فرمایا کہ والدین کے ساتھ احسان کرو۔ لیکن احسان کے لفظ سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ میں اس احسان کا بدلہ اتار رہا ہوں جو انہوں نے بچپن میں مجھ پر کیا ہے۔ اس احسان کا مطلب ہے کہ ان سے ہمیشہ اچھا سلوک کرو۔ دوسری جگہ فرمایا ہے کہ ﴿فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ﴾ (بنی اسرائیل: 24) یعنی کبھی بھی کسی بات پر بھی، ناپسندیدگی پر بھی ان کو اُف نہ کہنا۔ احسان جتانے والا تو احسان جتا دیتا ہے۔ یہاں فرمایا کہ احسان جتانا تو ایک طرف رہا تم نے اُف بھی نہیں کہنا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؐ نے تین دفعہ یہ الفاظ دہرائے کہ ”مٹی میں ملے اس کی ناک“، ”مٹی میں ملے اس کی ناک“۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہؐ کس کی ناک مٹی میں ملے، کون شخص قابل مذمت اور بدقسمت ہے۔ آپ نے فرمایا: ”وہ شخص جس نے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا“۔ انسان اپنے ماں باپ کے احسان... کا جو انہوں نے اس پر بچپن میں کئے ہیں، کا بدلہ اتار ہی نہیں سکتا۔ اس لئے قرآن کریم نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے، اولاد کو یہ دعا سکھائی ہے کہ

والدین کے لئے دعا کرو کہ ﴿وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىْ صَغِيْرًا﴾ (بنی اسرائیل:25) کہ اے میرے رب ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔ والدین کے لئے یہ جو دعا ہے، یہ دعا کے ساتھ ساتھ بچپن میں والدین کے بچوں پر جو احسان ہوتے ہیں اُن کی بھی یاد دلاتی ہے کہ انسان احسان یاد کر کے دعا کر رہا ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ قریبی رشتہ داروں سے بھی شفقت اور احسان کا سلوک کرو۔ ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اس کی عمر اور ذکر خیر زیادہ ہو، لوگ اس کو اچھا سمجھیں۔ اسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہئے۔ رشتہ داروں کا خیال رکھنا چاہئے۔ قریبی رشتہ داروں میں، رحمی رشتہ داروں میں، جہاں ماں باپ کے سگے رشتے ہیں یا اپنے سگے رشتے ہیں وہاں بیوی کی طرف سے بھی سگے رشتے ہوتے ہیں۔ تو فرمایا کہ ان قریبی رشتوں کا خیال رکھو۔ اُن کے حقوق ادا کرو بلکہ ان سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر کوئی تکلیف دے تب بھی اس سے نیک سلوک کرنے سے ہاتھ نہیں کھینچنا۔ ایک صحابیؓ نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کی کہ مَیں اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھوں تب بھی وہ تعلق توڑتے ہیں۔ حسن سلوک کروں تو بدسلوکی سے پیش آتے ہیں۔ نرمی کروں تو جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ پھر یہ حسن سلوک نہ کرو۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو تو کہہ رہا ہے اگر سچ ہے تو ان پر تیرا احسان ہے۔ اور جب تک تو اس حالت میں ہے اللہ ان کے خلاف تیری مدد کرتا رہے گا۔ ان کی بدسلوکیاں تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔ اللہ کا فضل حاصل ہوتا رہے گا۔ تم نیکی کرتے جاؤ۔ پس رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتے رہنا چاہئے۔ رمضان کے دنوں میں دل نرم ہوتے ہیں۔ انسان رشتہ داروں سے بہتر سلوک کرنے کی کوشش کرتا ہے بلکہ بعض دفعہ احسان کے رنگ میں بھی سلوک کر رہا ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ رنگ جاری رکھو اور جب اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ احسان کر رہے ہو گے تو اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرے گا۔ ہو سکتا ہے اس سلوک کی وجہ سے ہی اُن کی اصلاح ہو جائے۔ ایک خاندان تمہارے حسن سلوک کی وجہ سے ہی راہ راست پر آ جائے۔ وہ بھی اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لے۔ اگر نہیں تو کم از کم جیسا کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کر رہے ہو گے، اس کا فضل حاصل کر رہے ہو گے۔

پھر فرمایا یتیموں سے بھی احسان کا سلوک کرو۔ یتیم بھی معاشرے کا ایک ایسا حصہ ہیں جن کی مدد کرنا ہر ایک کا فرض ہے۔ ان کو معاشرے کا فعال حصہ بنانا چاہئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مَیں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے آپ نے اپنی انگلیاں سامنے کر کے دکھائیں۔ تو یہ کہتے ہوئے آپؐ نے انگلیاں ذرا سا فاصلہ دے کر جیسا کہ مَیں نے کہا رکھیں۔ (اس موقع پر حضور انور نے بھی اپنی انگلیوں سے ایسے ہی کر کے دکھایا)۔ تو یہ ہے یتیم کی پرورش کرنے والے کا مقام۔ جیسا کہ مَیں نے کہا رمضان کے دنوں میں عموماً دل نرم ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے اس طرف بھی توجہ ہوتی ہے۔ گزشتہ دنوں پاکستان میں جو ایک خوفناک زلزلہ آیا، جس سے بہت سارے بچے یتیم ہو گئے، کئی لوگوں نے مجھے لکھا کہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ بچے اپنا لیں، ہم پیشکش کرتے ہیں کہ اتنے بچے سنبھالیں گے۔ بہر حال وہ تو حکومت کی پالیسی ہے، کیا بنتی ہے۔ لیکن کچھ تازہ تازہ واقعہ کی وجہ سے، کچھ رمضان کی وجہ سے، عبادتوں کی وجہ سے، اس طرف توجہ بھی تھی تو اگر لے نہیں سکتے تو کم از کم مستقل توجہ دینی چاہئے۔ جماعت میں یتیموں کی پرورش کا انتظام رائج ہے اس میں اللہ کے فضل سے لوگ رقمیں جمع کرواتے ہیں۔ تو جن کو اس نیکی کی توفیق ہے کہ وہ اس پرورش کے لئے دے سکیں ان کو اب اس میں باقاعدگی اختیار کرنی چاہئے۔ بعض اَور ادارے بھی ہیں اگر قابل اعتبار ہوں تو وہاں بھی رقمیں دی جا سکتی ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ جماعت میں بہت سے یتیموں کی پرورش کی جاتی ہے۔ تو یہ جاری نیکیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنانے والی ہوتی ہیں۔

پھر فرمایا مسکینوں سے بھی احسان اور شفقت کا سلوک کرو۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے تو مساکین کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھ۔ اب یہ عید کا دن بھی آپ کو اس نیکی کے بجا لانے والا، اس طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے جو نیکی آپ نے رمضان میں غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلا کر ان کے روزے کا سامان کر کے کی تھی۔ رمضان میں تو بہت سے دل نرم ہو جاتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا غریبوں کا، ضرورت مندوں کا، روزہ رکھنے والوں کا خیال رکھنے والے بہت سارے لوگ ہوتے ہیں۔ جماعت میں تو ایسے نہیں لیکن دوسروں میں ایسے بھی ہیں جو خود چاہے عبادت کریں یا نہ کریں، روزے رکھیں نہ رکھیں، قرآن پڑھیں نہ پڑھیں، لیکن عموماً دوسرے مذاہب والوں کو بھی کم از کم اس نیکی کا خیال آ جاتا ہے۔ تو عید کے دنوں میں بھی مسکینوں کی خوشیوں میں شامل ہونا چاہئے۔ غریبوں کی خوشیوں میں بھی شامل ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا﴾ (الدھر: 9) اور وہ کھانے کو اس کی چاہت کے ہوتے ہوئے بھی مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ تو اپنی ضروریات کے ہوتے ہوئے بھی اپنے مال میں سے خرچ کر کے مسکینوں یتیموں کا خیال رکھنا نیکی ہے کیونکہ یہ نیکی خدا کی خاطر کی جا رہی ہوتی ہے۔ پس جس طرح گزشتہ دنوں میں اس نیکی کے کرنے کی توفیق ملی تھی، اب بھی یہ نیکی جاری رہنی چاہئے۔ اور اس عید کی خوشی میں تو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ جماعت تو حتی الوسع ضرورت مندوں کو عید کے دن ضروریات مہیا کرتی ہے، ان کا خیال رکھتی ہے۔ کچھ نہ کچھ انتظام ہوتا ہے اور اللہ کے فضل سے صاحب حیثیت اس میں رقوم بھی بلکہ بعض اچھی رقوم بھجواتے ہیں۔ لیکن انفرادی طور پر بھی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس نیکی کو جاری کرے اور صرف اس عید پر ہی یہ خیال نہ رکھے بلکہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ کہا تھا کہ ایسا ذریعہ اختیار کرنا چاہئے کہ ضرورت مندوں کی ضرورت پوری ہوتی رہے۔ اور جن کو مدد دے کر پاؤں پر کھڑا کیا جا سکتا ہے، ان کو کھڑا کیا جائے۔ پھر عید کے علاوہ بھی بعض خوشیاں ہیں، شادیاں ہیں، بیاہ ہیں۔ ضرورتمندوں کی شادی کروانا بھی بہت ثواب کا کام ہے۔ اس کے لئے جماعت میں ایک فنڈ قائم ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جو سکیم ہے مریم شادی فنڈ اس میں بھی رقم دی جا سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس ہمدردی کو اس حد تک لے جانے کی اپنی جماعت کو تلقین کی ہے اور خواہش ظاہر کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ پھر آگے آپ نے وہ آیت درج فرمائی ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا﴾ (الدھر: 9)۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ”حقیقی نیکی کرنے والوں کی یہ خصلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کے لئے وہ کھانے جو آپ پسند کرتے ہیں مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم تم پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ یہ کام صرف اس بات کے لئے کرتے ہیں کہ خدا ہم سے راضی ہو اور اسی کے منہ کے لئے یہ خدمت ہے۔ ہم تم سے نہ تو کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارا شکر کرتے پھرو۔ یہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ ایصال خیر کی تیسری قسم جو محض ہمدردی کی جوش سے ہے وہ طریق بجا لاتے ہیں“۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد نمبر 10 صفحہ 357)۔ پس اس نیکی کی بھی رمضان میں بہتوں کو عادت پڑی اور یہ نیکی جاری رہنی چاہئے۔

پھر آپؑ نے امیروں کے لئے فرمایا:

”اب تم میں (جماعت کی) ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں۔ اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔ ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں۔ کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں۔ مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے۔ اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں“۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 265 جدید ایڈیشن)

پھر ہمسایوں سے چاہے ان کو جانتے ہو یا نہیں جانتے نیک سلوک کرو۔ اس کا حکم ہے۔ عموماً رمضان میں نیکیاں کرنے کی طرف طبیعت ذرا مائل ہوتی ہے۔ بہت سے آپس کے تعلقات بہتر ہوتے ہیں۔ تو اس نیکی کو عید کے دن خاص طور پر پہلے سے بڑھ کر جاری کرنا چاہئے اور پھر اس نیکی کو مستقل اپنا لینا چاہئے۔ جو تعلقات ٹوٹے ہوئے ہیں، بگڑے ہوئے ہیں ان کو بحال کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جو ہمسائے کی تعریف کی ہے وہ اتنی وسیع ہے کہ آپ کی تعریف کے مطابق کوئی اس سے باہر رہ ہی نہیں سکتا۔ فرمایا کہ سو کوس تک یعنی سو میل تک بھی تمہارے ہمسائے ہیں۔ اس لحاظ سے تو کوئی بھی کسی احمدی سے بے فیض نہیں رہ سکتا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سے وہ ساتھی اچھا ہے جو اپنے ساتھیوں کے لئے اچھا ہے۔ اور پڑوسیوں میں سے وہ پڑوسی اچھا ہے جو اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔ کسی نے پوچھا کہ مجھے کس طرح پتہ چلے کہ مَیں اچھا پڑوسی ہوں یا نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے پڑوسی تمہاری تعریف کریں تو سمجھ لو کہ تم اچھے پڑوسی ہو۔ اگر وہ تمہاری برائیاں کر رہے ہوں تو پھر سمجھ لو کہ تم برے پڑوسی ہو۔ پھر آپؐ نے خاص طور پر عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے


شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

کہا کہ کوئی عورت اپنی پڑوسن سے حقارت آمیز سلوک نہ کرے۔ اب یہ عورتوں کا خاص ذکر کیوں ہے؟ یہ بھی اس لئے کہ عورتوں میں عموماً تفاخر اور تکبر زیادہ ہوتا ہے۔ اپنی نیکی یا پیسے یا اور چیز جو پاس ہو اور دوسرے کے پاس نہ ہو اس کا اظہار زیادہ ہوتا ہے۔ مثلاً زیور کپڑے وغیرہ ہی ہیں۔

فرمایا کہ: عورتیں دوسری عورتوں پر جو ان سے مالی لحاظ سے کمزور ہیں ان سے حقارت آمیز سلوک نہ کریں۔ بلکہ اپنے اس رویے کو بہتر کرنے کے لئے تحفے بھیجو، چاہے چھوٹی سے چیز ہی ہو۔ حدیث میں ہے چاہے بکری کا پایہ ہی ہو۔ اس سے تمہارے اندر دوسرے کے لئے حقارت کا جذبہ بھی کم ہو گا۔ تم بھی دین میں اس کو اپنی بہن سمجھو گی۔ تمہارے دل میں انسانیت کے ناطے اس کے لئے ایک عزت قائم ہو گی انسانیت کے ناطے احترام قائم ہو گا۔ پس یہ عید عورتوں کو بھی خاص طور پر اپنی بہنوں سے، اپنی پڑوسنوں سے، محلے والیوں سے پیار محبت سے منانی چاہئے۔ اور پھر اس نیکی کو جاری رکھنا چاہئے۔ یہی نیکیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنانے والی ہیں۔

پھر فرمایا کہ اپنے ساتھ بیٹھنے والوں، اپنے ساتھیوں، اپنے ساتھ دفتر میں کام کرنے والوں بلکہ جو سفر میں اکٹھے ہوں ان سے بھی نیک سلوک کرو۔ اس سے جہاں نیک سلوک کرنے والے کے اخلاق بہتر ہو رہے ہوں گے۔ وہاں وہ اللہ تعالیٰ سے ثواب بھی حاصل کر رہا ہو گا اور پھر ایک احمدی کے لئے تو اس طرح تبلیغ کے راستے مزید کھل رہے ہوں گے۔ اب عید کے دن ہیں، مختلف لوگوں کے دفتر میں، کام کرنے والی جگہوں پر، ہمسائے وغیرہ ہیں، ان مغربی ممالک میں اگر ایسے ہمسایوں کو عید کے حوالے سے تحفے وغیرہ بھجوائے جائیں، چاہے چھوٹی سی کوئی چیز ہو، چاہے مٹھائی وغیرہ یا کچھ اس قسم کی چیز۔ اور پھر اس طرح تعارف بڑھائیں اور ذاتی تعلق قائم ہوں تو دعوت الی اللہ بھی کر رہے ہوں گے۔ اب یہیں UK میں مثلاً اگر دو ہزار گھر ہیں احمدیوں کے، شاید اس سے زیادہ ہوں گے۔ وہ اپنے ہمسایوں کو یا اپنے کام کرنے کی جگہ کے ساتھیوں کو کوئی چھوٹا سا تحفہ ہی بھیجیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ سو کوس تک ہمسائیگی ہے تو سو کوس نہ سہی اگر پانچ چھ گھر تک بھی جاری رکھیں اور ایک دو کام کرنے والی جگہوں کے ساتھیوں کو چن لیں تو دس سے پندرہ ہزار گھروں تک ایک تعارف حاصل ہو جاتا ہے۔ اس حوالے سے پھر احمدیت کی تبلیغ کی طرف رستے کھلتے ہیں۔ ذاتی رابطے جو ہیں یہی کار آمد ہوتے ہیں۔ پھر یہ تعداد بڑھ سکتی ہے۔ اسی طرح باقی دنیا کے ممالک ہیں۔ مغربی ممالک میں خاص طور پر آپ ایسے رابطے کریں جہاں آپ خوشیاں منا رہے ہوں گے وہاں دعوت الی اللہ کا حق بھی ادا کر رہے ہوں گے اس کے بھی میدان حاصل کر رہے ہوں گے۔ کچھ لوگ اس طرح کرتے بھی ہوں گے۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ کوئی نہیں کرتا لیکن اگر باقاعدہ بڑی تعداد میں اس طرف توجہ دی جائے تو تعارف بہت بڑھ سکتا ہے۔ محلے میں، علاقے میں جو اسلام کے خلاف بعض دفعہ اظہار ہو رہا ہوتا ہے، مسلمانوں کے خلاف اظہار ہو رہا ہوتا ہے، ایشین سوسائٹی کے خلاف اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ تو چاہے وہ ایشین ہوں، افریقن ہوں، یورپین ہوں، جب آپس میں اس طرح تعلقات بڑھائیں گے اور احمدی کی حیثیت سے بڑھائیں گے تو ہر جگہ ایک احمدی کا تصور ابھر رہا ہو گا۔ اور جہاں کہیں بھی ایسی باتیں ہوں گی اس تعلق کی وجہ سے اور ایک دوسرے سے ہمدردی کی وجہ سے انہیں لوگوں میں سے ایسے لوگ ان محلوں میں، جگہوں میں، علاقوں میں پیدا ہو جائیں گے جو آپ کی طرف داری کر رہے ہوں گے، آپ کے ساتھ ہمدردی کر رہے ہوں گے اور آپ کی طرف سے جواب دے رہے ہوں گے۔

پھر حکم ہے کہ جو تمہارے ماتحت ہیں جو تمہارے ملازم ہیں جو مالی حیثیت میں کم طبقہ ہے تمہارے زیر نگر ہیں ان کا بھی خیال رکھو۔ ان سے بھی ہمدردی اور احسان کا سلوک کرو۔ تو یہ نیکیاں جو تم کر رہے ہو گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہو گے۔ اس عاجزی اور نیکی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے ہو گے۔ پس ابھی رمضان کے بعد ہر ایک کے دل میں تازہ تازہ عبادتوں اور نیکیوں کا اثر قائم ہے اس کو ہمیشہ تازہ رکھیں اور عید کے دن سے ہی تازہ رکھیں۔ نمازوں میں، تلاوت قرآن کریم میں، اعلیٰ اخلاق میں کبھی کمی نہ آنے دیں۔ اصل نیکی یہ ہے کہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھیں اور صرف اپنے حقوق پر زور نہ دیں۔ کیونکہ بڑی نیکی یہی ہے کہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھا جائے نہ کہ اپنے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ بلکہ کوشش یہ ہو کہ اپنے ذمہ کسی کا حق نہ رہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ ہونا چاہئے کہ صرف اپنے غموں کو ہی نہ روتے رہیں، اپنی تکلیفوں اور پریشانیوں کو ہی نہ روتے رہیں، بلکہ دوسروں کے غموں دکھوں اور تکلیفوں کو بھی محسوس کریں۔ جب ہم اس طرح کر رہے ہوں گے تو نہ صرف یہ ایک دن کی عید منا رہے ہوں گے بلکہ ہمارا ہر دن روزِ عید ہو گا۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

''سورۃ فاتحہ اس لئے اللہ تعالیٰ نے پیش کی ہے اور اس میں سب سے پہلی صفت رب العالمین بیان کی ہے جس میں تمام مخلوقات شامل ہے۔ اسی طرح پر ایک مومن کی ہمدردی کا میدان سب سے پہلے اتنا وسیع ہونا چاہئے کہ تمام چرند پرند اور کل مخلوق اس میں آ جاوے۔ پھر دوسری صفت رحمٰن کی بیان کی ہے جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ تمام جاندار مخلوق سے ہمدردی خصوصاً کرنی چاہئے۔ اور پھر رحیم میں اپنی نوع سے ہمدردی کا سبق ہے۔ غرض اس سورہ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں یہ گویا خدا تعالیٰ کے اخلاق ہیں جن سے بندہ کو حصہ لینا چاہئے اور وہ یہی ہے کہ اگر ایک شخص عمدہ حالت میں ہے تو اس کو اپنی نوع کے ساتھ ہر قسم کی ممکن ہمدردی سے پیش آنا چاہئے۔ اگر دوسرا شخص جو اس کا رشتہ دار ہے یا عزیز ہے خواہ کوئی ہے اس سے بیزاری نہ ظاہر کی جاوے اور اجنبی کی طرح اس سے پیش نہ آئیں بلکہ ان حقوق کی پروا کریں جو اس کے تم پر ہیں۔ اس کو ایک شخص کے ساتھ قرابت ہے اور اس کا کوئی حق ہے تو اس کو پورا کرنا چاہئے''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 262 جدید ایڈیشن)

اللہ کرے کہ ہم سب یہ حقوق ادا کرنے والے ہوں اور یہ حقوق ادا کرنے کی ہمیں عادت پڑ جائے اور مستقل زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ اب مَیں آپ سب کو عید کی مبارکباد دیتا ہوں۔ انشاء اللہ ابھی دعا کے بعد مصافحہ بھی ہو گا۔ (حضور نے امیر صاحب سے دریافت فرمایا: ہے نا مصافحے کا ایسا پروگرام؟)۔ بہرحال، اس خطبے کے ذریعہ باقی تمام دنیا کے احمدیوں کو بھی عید مبارک ہو۔

اب دعا ہو گی۔ دعا میں تمام جماعت احمدیہ عالمگیر کو یاد رکھیں۔ عالم اسلام کو یاد رکھیں آج کل ان کی بھی کافی بری حالت ہے۔ ان کے لئے بھی رحم کی صورت پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل اور سمجھ دے۔ اسیران راہ مولیٰ کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ بعضوں پر بڑے سخت مقدمے ہو چکے ہیں۔ ان کے خلاف بڑے سخت فیصلے ہو چکے ہیں۔ آسمانی آفات کے متاثرین کی تکلیف کم کرنے میں مدد بھی دیں اور ان کے لئے دعا بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے۔ شہدائے احمدیت کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولادوں میں اور لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور محض اور محض اپنے فضل سے ہمیشہ ان کی دستگیری فرماتا رہے۔ اور آئندہ ہر شر سے ہر احمدی کو محفوظ رکھے۔ اپنے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جن نیکیوں کی توفیق دی ہے ان پر قائم رہنے کی بھی توفیق دے۔

(خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی)۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁


**2 and 3 Bed Rooms Flat**
**Independant House**
All Facilities Availables
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
*Flat Available*
**Contact: Deco Builders**
Bharath Mosaic Tiles
Shop No, 16, EMR Complex,
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad -76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
**ادوا زکوتکم**
(اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو)
**منجانب**
طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

**آٹو ٹریڈرز**
**AUTO TRADERS**
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-1652, 2248-5222
2243-0794
رہائش:: 2237-8468, 2237-0471

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
**سونے و چاندی کی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی**
Alfazal Jewellers Rabwah
الیس اللہ بکاف عبدہ
الفضل جیولرز ربوہ
گار حضرت اماں جانؓ ربوہ فون 04524-613649, 04524-211649

بقیہ صفحہ ( 1 )

کے بعد پھر تم ہمیشہ کیلئے خدا تعالیٰ کے مقرب بن جاؤ گے۔ ہر سال تمہارے لئے برکتیں لیکر آئے گا اور ہر گذشتہ سال تمہارے لئے برکتوں سے بھری جھولیاں چھوڑ کر جائے گا اور پھر یہ اعمال اس دنیا اور آخرت میں ان نعمتوں کا وارث بنائیں گے فرمایا ہر سال جنوری کے پہلے جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا مالی قربانی اصلاح نفس اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے بہت ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی جگہ اس کا ذکر فرمایا ہے مختلف پیرائیوں میں اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے پس یہ جماعت احمدیہ میں مختلف مالی تحریکات ہوتی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے اور دلوں کو پاک کرنے کی ایک کڑی ہیں۔

حضور انور نے انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت کے متعلق آیت کریمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں فرمایا پس یہ مالی تحریکات جو جماعت میں ہوتی ہیں یا لازمی چندوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے یہ سب خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہیں پس ہر احمدی کو اگر وہ اپنے آپ کو حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی طرف منسوب کرتا ہے اور کرنا چاہتا ہے اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے مالی قربانیوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

فرمایا اللہ کے فضل سے مخلصین کی ایک بہت بڑی جماعت ان قربانیوں میں حصہ لیتی ہے لیکن ابھی بھی بہت زیادہ گنجائش موجود ہے ہر جگہ۔ فرمایا اس زمانے میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر تلوار کا جہاد ختم کر دیا ہے یہ مالی قربانیوں کا جہاد ہے جسے کرنے سے تم اپنے نفس کا اور جانوں کا بھی جہاد کر رہے ہوتے ہو یہ زمانہ جو مادیت سے پر زمانہ ہے ہر قدم پر روپے پیسے کا لالچ کھڑا ہے ہر کوئی اس فکر میں ہے کہ کس طرح روپیہ کمائے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ تجارتیں یہ خرید و فروخت تمہیں کوئی فائدہ نہیں دیں گے دنیا و آخرت سنوارنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کیلئے بہترین تجارت یہ ہے کہ اس کی راہ میں مالی قربانی کرو اور اس زمانے میں چونکہ نئی نئی ایجادیں ہو گئی ہیں اور دنیا ایک ہو جانے کی وجہ سے ترجیحات بھی بدل گئی ہیں جہاں جہاں بھی مالی قربانی ہو رہی ہے ایک جہاد ہے اسی طرح ایک کثیر تعداد ہے ہمارے ملکوں میں جو مالی لحاظ سے کمزور ہے عموماً افراد جماعت کمزور ہیں یا اوسط درجے کے ہیں۔ تو جب بھی ہم میں سے جماعت کا کوئی فرد مالی قربانی کرتا ہے تو وہ اپنے نفس کا اپنی جان کا بھی جہاد کر رہا ہوتا ہے بعض اوقات اپنے بچوں کی ضروریات پس پشت ڈال کر قربانی کر رہا ہوتا ہے اس کی کئی مثالیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی روایات میں آتی ہیں اور آج کل بھی موجود ہیں اور مالی قربانی کرنے کی یہ مثالیں سوائے جماعت احمدیہ کے کہیں نہیں ملیں گی۔

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی بعض مثالیں اس موقعہ پر پیش کر کے فرمایا۔ آج بھی اللہ کے فضل سے یہ نظارے نظر آتے ہیں اس زمانے میں مادیت پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہے آج زمانہ دور ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدے کئے تھے اس کے نظارے ہمیں دکھاتا ہے فرمایا کئی احمدی نوجوان ایسے ہیں جو اپنی خواہشات کو مارتے ہوئے اپنی جمع پونجی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔

حضور نے اس موقع پر ایک احمدی عورت کی مثال پیش کرنے کے بعد فرمایا ایسے لوگ ہیں جو اس زمانے میں بھی اپنے مال اور نفس کا جہاد خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کر رہے ہیں پس مالی قربانی کرنے والے ہر جگہ سے دعائیں لے رہے ہوتے ہیں اور یوں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے اور جنت کے وارث بن رہے ہوتے ہیں فرمایا اللہ کرے جماعت میں ایسے لوگوں کی تعداد بڑھتی رہے۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے بھی بے شمار جگہ مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی استطاعت ہو۔ یعنی اللہ کی راہ میں قربانی کرو چاہے آدھی کھجور کے برابر ہی کرو فرمایا پس وقف جدید کے چندے میں تو کوئی ایسی شرط نہیں ہے کہ ضرور اتنی رقم ہونی چاہئے غریب سے غریب بھی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے سکتا ہے جب مالی قربانی کریں گے تو دعائیں بھی لے رہے ہوں گے فرشتوں کی دعائیں بھی لے رہے ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس قربانی کی وجہ سے حالات بھی بہتر فرمائے گا۔

پس ہر احمدی کو مالی قربانی کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے۔ نومبائعین کو بھی اس میں شامل ہونا چاہئے کیونکہ نفس کی اصلاح کا ایک ذریعہ مالی قربانی ہے نومبائعین کو شروع سے ہی مالی قربانیوں کی عادت ڈالنی چاہئے اسطرح اگر عادت ڈل گئی خواہ وقف جدید میں ہی تھوڑی قربانی دے کر شامل ہوں پھر اسطرح یہ عادت بڑھتی جائے گی اور مالی قربانیوں کی توفیق بھی بڑھتی جائے گی۔

فرمایا حضرت مصلح موعودؓ نے جنہوں نے یہ تحریک شروع فرمائی تھی ایک موقعہ پر فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ یہ تحریک جس قدر مضبوط ہو گی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہو گا فرمایا پس جماعت کی انتظامیہ کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ تمام کمزوروں اور نئے آنے والوں کو بھی مالی قربانی کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ اگر نہیں کرتے تو میرے نزدیک انتظامیہ بھی گناہ گار ہے کہ وہ ان لوگوں کو نیکیوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے محروم کر رہے ہیں۔

فرمایا اس جہاد سے پھر نفس کے جہاد کی طرف توجہ پیدا ہو گی تربیت کی طرف توجہ ہو گی عبادتوں کی بھی عادت پڑے گی حضور انور نے ایک حدیث پیش کر کے فرمایا جب تک عورتوں میں مالی قربانی کا احساس بیدار رہے گا اس وقت تک انشاء اللہ قربانی کرنیوالی نسلیں بھی جماعت احمدیہ میں پیدا ہوتی رہیں گی۔

فرمایا جو میں بار بار زور دیتا ہوں کہ نومبائعین کو بھی مالی قربانی کا حصہ بنائیں یہ اگلی نسلوں کو سنبھالنے کیلئے بڑا ضروری ہے خاص طور پر عورتوں کی تربیت کی طرف توجہ کرنا بڑا ضروری ہے فرمایا اللہ کے فضل سے پرانے احمدیوں کی بہت بڑی تعداد اللہ کی راہ میں مالی قربانیوں کی اہمیت کو سمجھتی ہے لیکن اگر نئے آنے والوں کو اس کی عادت نہ ڈالی تو پھر آنحضرت ﷺ نے بہت انذار فرمایا ہے پس اس انعام کی قدر کریں۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی جو توفیق دی ہے اس کا شکر بجالائیں اور آپ کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کیلئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

فرمایا مالی قربانی کوئی معمولی چیز نہیں ہے اس کی بڑی اہمیت ہے ایمان مضبوط کرنے اور اللہ کے فضلوں کا وارث بننے کیلئے انتہائی ضروری چیز ہے۔

فرمایا جب بھی آنحضرت ﷺ کی طرف سے کوئی مالی تحریک ہوتی تھی تو صحابہ مزدوریاں کر کے اس میں چندہ دیتے تھے تاکہ اللہ اور اس کے رسول کا قرب پانے والے بنیں حضور انور نے احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے مالی قربانی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا خدا کی مدد دیکھنے کیلئے ہر ایک کو اپنی قربانیوں کے معیار دیکھنے چاہئیں۔

فرمایا آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام گاؤں گاؤں قریہ قریہ اس ملک میں بھی اور پاکستان میں پھیلانے کا کام وقف جدید کے سپرد ہے پس ہر احمدی کو اپنے نفس کو پاک کرنے کیلئے مالی قربانی کا فعال حصہ بننا چاہئے نئے احمدی ہیں یا پرانے احمدی ہیں اگر مالی قربانیوں کی روح پیدا نہیں ہوتی تو ایمان کی مضبوطی پیدا نہیں ہوتی۔ فرمایا یہ نہ دیکھے کوئی کہ معمولی توفیق ہے غریب آدمی ہوں اتنی سی رقم سے کیا فائدہ ہو گا اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کے جذبے اور روح سے دئے ہوئے ایک پیسے کی بھی بڑی قدر ہوتی ہے حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض غریب صحابہ کا تذکرہ کر کے فرمایا جہاں یہ مثالیں غریب اور نئے آنے والوں کو توجہ دلانے والی ہیں وہاں اچھے کھاتے پیتے احمدیوں کیلئے بھی سوچ کا مقام ہے کہ وہ دیکھیں کہ کیا جو وہ قربانی کر رہے ہیں کبھی ان کو احساس ہوا ہے کہ یہ واقعی مالی قربانی ہے غریب آدمی تو اپنا پیٹ کاٹ کر چندہ دیتا ہے لیکن امراء بھی اس نسبت سے چندہ دیتے ہیں کہ نہیں اگر احساس نہیں ہوا کہ یہ قربانی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ انہیں ابھی بہت گنجائش ہے۔

حضور نے حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اقتباس پیش کر کے فرمایا بھارت اور پاکستان اور افریقہ میں بھی جہاں گذشتہ چند سالوں میں بڑی بھاری تعداد جماعت میں شامل ہوئی ہے اگر آپ ان کو جماعت کا فعال حصہ بنانا چاہتے ہیں اور وہ خود اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جماعت کا فعال حصہ بننا چاہتے ہیں تو پھر کوشش کر کے مالی قربانی میں حصہ ڈالیں اور اس کے لئے چاہے ابتدا میں وقف جدید میں حصہ لیں پھر آہستہ آہستہ باقی مالی نظام میں بھی شامل ہو جائیں تاکہ ایمان میں بھی مضبوطی پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہو۔

فرمایا تقریباً پونے بارہ صد معلمین و مبلغین یہاں وقف جدید کے تحت کام کر رہے ہیں لیکن ابھی بھی میرے نزدیک کافی نہیں ہیں۔ فرمایا وقف جدید کے تحت کام کرنے والوں کی بھی ذمہ داریاں ہیں ایسے کام کریں کہ لوگ متاثر ہوں وہ انہیں پڑھائیں بھی اور رشد و اصلاح کا کام بھی کریں اور یہ جال اس قدر وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے اور جب تک ہم اس مہاجال کو نہیں پھیلائیں گے اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے۔

فرمایا جہاں لوگ مالی قربانیاں دیں وہاں جو معلمین و مبلغین ہیں وہ اپنی پوری پوری استعدادوں کو استعمال کریں۔ فرمایا اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں قصبہ اور مسجد میں ہمارا مربی ہونا چاہئے اور اس کے لئے جماعت کو بہر حال مالی قربانیاں کرنی پڑیں گی تبھی ہم مہیا کر سکیں گے پھر افراد کو اپنی اور بچوں کی قربانیاں کرنی پڑیں گی تاکہ اس کے لئے پیش کریں لیکن سب تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر قائم ہونے چاہئیں۔ فرمایا آدمیوں کی ضرورت بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے حضور انور نے مالی قربانیوں کے جائزے پیش کرتے ہوئے فرمایا موصولہ رپورٹوں کے مطابق وقف جدید کی کل وصولی 21 لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈ کی ہوئی جو گذشتہ سال کی نسبت دو لاکھ پاؤنڈ زائد تھی الحمد للہ اور شامل ہونے والوں کی تعداد چار لاکھ چھیاسٹھ ہزار ہے 51 ہزار نئے مخلصین اس تحریک میں شامل ہوئے ہیں۔ فرمایا نائجیریا میں وقف جدید میں بھی تحریک جدید میں بھی مالی قربانیوں کی طرف کافی توجہ پیدا ہو رہی ہے باقی افریقن ممالک کو بھی آگے بڑھنا چاہئے فرمایا ہندوستان میں بھی اگرچہ تعداد میں اضافہ ہوا ہے لیکن ابھی کافی گنجائش باقی ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس وقت ایک لاکھ پچیس ہزار تعداد ہے جو وقف جدید کی تحریک میں شامل ہیں اس سال 28 ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔

دنیا بھر میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلی دس جماعتوں میں امریکہ اول ہے پاکستان دوم برطانیہ تیسری پوزیشن پر جرمنی چوتھی کینیڈا پانچویں ہندوستان چھٹی انڈونیشیا ساتویں بیلجیم آٹھویں آسٹریلیا نوویں اور دسویں پر سوئٹزرلینڈ ہے۔

باقی صفحہ نمبر ( 15 ) پر ملاحظہ فرمائیں

# آج اللہ کے فضل سے بڑی تعداد میں اللہ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے لئے قربانی کی مثالیں ہمیں جماعت احمدیہ میں نظر آتی ہیں۔ زبان، معاشرہ، قبیلہ، قوم، ملک مختلف ہونے کے باوجود ایک دوسرے کی پہچان ہے ایک دوسرے کے لئے قربانی کا شوق ہے

## قادیان کو ایک خاص مقام حاصل ہے ہر احمدی جو یہاں آیا ہے یاد رکھے کہ اس نے اس مقام کے تقدس کو مزید اجاگر کرنا ہے

## جلسہ سالانہ قادیان کے حوالہ سے مہمانان کرام اور میزبانوں کو ایمان افروز نصائح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 دسمبر 2005ء بمقام مسجد اقصیٰ قادیان

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ تین دن کے بعد قادیان کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور انشاء اللہ دنیائے احمدیت اپنے گھر بیٹھے بھی براہ راست اس جلسہ سے فیض پاسکتی ہے جس کا آغاز 1891ء میں اس چھوٹی سی بستی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا اور اس کا مقصد اللہ اور اس کی مخلوق سے اللہ کے حکم پر عمل کرنے والے مومنوں کا ایک تعلق جوڑنا تھا

فرمایا اس جلسہ کا سب سے بڑا مقصد یہ امر باور کرانا تھا کہ اس دنیا کو ہی سب کچھ نہ سمجھو یہ دنیا چند روزہ ہے آخر انسان نے خدا کے حضور حاضر ہونا ہے اس لئے اپنی آخرت کی بھی فکر کرو اپنے دل میں اللہ کا خوف پیدا کرو شیطان بہت سے دنیاوی لالچ دے گا لیکن اللہ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اللہ سے اس کا فضل مانگتے ہوئے شیطان کے حملوں سے بچنے کی کوشش کرو اپنے اندر زہد اور تقویٰ پیدا کرو خدا ترسی کی عادت ڈالو آپس میں محبت پیار بھائی چارے کے تعلق پیدا کرو یہ آپس کے معاشرے کے تعلقات خدا تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہیں اور اللہ کا پیار حاصل کرنے کیلئے ضروری ہیں شیطان کے حملوں سے بچنا۔ اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کرنا یہ سب چیزیں ضروری ہیں جب افراد جماعت عاجزی اور سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کر رہے ہوں گے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے اور اس کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کے بھی اعلیٰ معیار قائم ہوں گے تو یہ ہے خلاصہ ان مقاصد کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ سالانہ منعقد کر کے حاصل کرنا چاہتے تھے اور یہ مقاصد ہم اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا نہیں ہوتا اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے کی روح اور تڑپ پیدا نہیں ہوتی۔ فرمایا اب یہاں جلسے کی گہما گہمی شروع ہو گئی ہے ہر آنے والا مہمان اور یہاں رہنے والا ہر شخص صرف اس رونق کو دیکھ کر اور بازاروں کو دیکھ کر خوش نہ ہو بلکہ ابھی سے جلسے کے استقبال کیلئے دعاؤں میں مشغول ہو جائیں ہر ایک جلسے کی برکات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس جلسے میں شامل ہونے والوں کیلئے کی گئی دعاؤں کا وارث بننے کیلئے دعاؤں میں مصروف ہو جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ ان برکات کو سمیٹ سکے۔ نیز جلسے کے ہر لحاظ سے کامیاب ہونے اور اللہ تعالیٰ کی خاص تائیدات اور رحمتوں اور فضلوں کے نازل ہونے کیلئے بھی دعائیں کریں جو لوگ اس مقصد کیلئے سفر کر کے آرہے ہیں ان کے خیر و عافیت سے یہاں پہنچنے کیلئے دعائیں کریں دنیا کے مختلف ممالک اور بھارت کے دور دراز علاقوں سے لوگ آرہے ہیں لیکن مخالفین کی بعض حرکات کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان بے چارے غریب لوگوں کے لئے دعا کریں بڑی تکلیف اٹھا کر جلسے کیلئے آرہے ہیں اللہ تعالیٰ سفر کے ہر شر سے بچائے اور ہر خیر انکا مقدر کر دے۔

فرمایا سفر کئی طرح کے ہوتے ہیں لیکن بہت ہی بابرکت ہے وہ سفر جو دینی اور روحانی اغراض کیلئے کیا جائے فرمایا یہاں بہت سے لوگوں کو دعاؤں کا موقعہ مل رہا ہوگا اپنے ساتھ ان سب کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فرمایا جلسے کی مناسبت سے میں یہاں کے رہنے والوں، کارکنوں اور مہمانوں کو چند باتیں بھی کہنی چاہتا ہوں۔ فرمایا اللہ کے فضل سے اس سال ایسے مہمان بھی یہاں آئے ہیں جو بڑی کوشش کے بعد دور دراز علاقوں یا دوسرے ملکوں سے یہاں آئے ہیں یا آرہے ہیں میرے یہاں آنے کی وجہ سے بعض ایسے لوگ بھی آئے ہیں اور مجھے ملے ہیں جو صحت کی کمزوری یا دوسری روکوں کے باوجود راستے کی صعوبتیں اور تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی نیک خواہشات، تمناؤں اور دعاؤں کو قبول فرمائے جس کو لیکر یہاں آئے ہیں بڑے پیار اور خلوص سے سب لوگ مل رہے ہیں آنکھوں میں پہچان اور جذبات اس شدت کے ہیں اور یہ جذبات بالکل نئے احمدیوں میں بھی ہیں ایک دو سال پہلے بیعت کرنے والے نومبائعین میں بھی ہیں یوں لگتا ہے جیسے صدیوں کے بچھڑے ملے ہوں یہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کا خلافت سے محبت کی وجہ سے ہے فرمایا آپ لوگوں کے وفا اور تعلق کو دیکھ کر بے اختیار اللہ تعالیٰ کی اس پیاری جماعت پر پیار آتا ہے اور یہاں کے رہنے والوں کی چھوٹی سی احمدی آبادی کے جس گلی کوچے میں جاؤ نعرہ ہائے تکبیر اور اللہ اکبر کی صدا گونج رہی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ حقیقت میں اپنی کبریائی ہر احمدی کے دل میں راسخ کر دے جب تک ہم اللہ تعالیٰ کی بڑائی کی حقیقت کو پائے رکھیں گے اس وقت تک راستے کی کوئی روک ہمیں آگے بڑھنے سے نہیں روک سکتی۔

فرمایا پس ان دنوں میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اسکا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کے مطابق عمل کرنے والے ہوں کہ اے سننے والو سنو کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اس کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں اللہ ہمیں ایسا بنا دے کہ ہم اس کے ہر حکم پر عمل کرنے والے ہو جائیں اس کی عبادت کے ساتھ اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں۔

آج اللہ کے فضل سے بڑی تعداد میں اللہ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے لئے قربانی کی مثالیں ہمیں جماعت احمدیہ میں نظر آتی ہیں زبان، معاشرہ، قبیلہ، قوم، ملک مختلف ہونے کے باوجود ایک دوسرے کی پہچان ہے ایک دوسرے کے لئے قربانی کا شوق ہے۔

فرمایا آج آپ دیکھ لیں بہت سے لوگ مختلف جگہوں سے آئے ہیں اس حسین معاشرے کے گواہ ہیں قادیان کی مختصر سی احمدی آبادی آنے والوں کیلئے کس طرح خوشی سے اپنے آراموں کو تج کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت پر کمربستہ ہیں اپنے گھر مہمانوں کو دیئے ہوئے ہیں جن کے زیادہ مہمان آرہے ہیں انہوں نے صحنوں میں چھولداریاں بنا کر جگہیں بنائی ہیں یہ نظارے دیکھ کر ربوہ کے جلسوں کے نظارے نظروں کے سامنے گھوم جاتے ہیں یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اہل ربوہ اور پاکستان کی بے بسی کی دن جلد اپنے فضلوں سے بدلے اور وہ چہل پہل رونقیں اور قربانیوں کی مثالیں دوبارہ وہاں جاری ہو جائیں بہرحال میں یہ کہہ رہا تھا خدا کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آنے والے مہمانوں کی اہل قادیان خوب خدمت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور یہ سب گھر بار سہولتیں مہمانوں کیلئے مہیا کر رہے ہیں اپنی خدمات 24 گھنٹے ان کے لئے وقف کی ہوئی ہیں لیکن جب کام کی زیادتی ہو تو بعض دفعہ غیر ارادی طور پر کارکنان سے مہمانوں کی دل آزاری ہو جاتی ہے لیکن کارکنان کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جو بھی حالات ہوں کارکنان کو انتہائی وسیع حوصلگی کا مظاہرہ کرنا چاہئے بعض دفعہ ایسے مواقع پیش آجاتے ہیں کہ مہمان کی طرف سے کسی چیز کا مطالبہ ہوتا ہے جو یا تو جلسے کے حالات کی وجہ سے جائز نہیں ہوتا یا فوری طور پر پورا کرنا ممکن نہیں ہوتا تو مہمان سخت رویہ اختیار کر لیتے ہیں اور جواباً کارکن بھی اسی رویے کا مظاہرہ کرتے ہیں فرمایا ایک کارکن کو یہ زیب نہیں دیتا اور اس نے ہر حالت میں اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا ہے اسلئے احتیاط کریں بعض نئے کارکن بھی ہوتے ہیں جنہوں نے پہلی دفعہ اس خدمت کا اعزاز پایا ہوتا ہے بعض طبیعت کے لحاظ سے گرم مزاج ہوتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ اگر اپنی طبیعت پر کنٹرول نہیں تو ڈیوٹی سے معذرت کر دیں یہ زیادہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ بد اخلاقی کا مظاہرہ کیا جائے جو کسی بھی صورت ایک احمدی کارکن کو زیب نہیں دیتا۔ فرمایا یہ خدا تعالیٰ کی خاطر آئے ہوئے مہمان ہیں اس لئے مومن کی یہ شان ہے کہ ان کا احترام کرے۔

اللہ تعالیٰ نے متقی کی یہ نشانی فرمائی ہے کہ وہ غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہوتے ہیں فرمایا جب عام انسان سے بھی اس سلوک کا حکم ہے تو جو اللہ کی خاطر تکلیف برداشت کر کے آتے ہیں ان سے تو بڑھ کر عفو اور درگذر کا سلوک ہونا چاہئے بلکہ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل ہونا چاہئے کہ لوگوں سے پیار و محبت سے بات کیا کرو یقیناً ممکن ہے کہ اپنے رویے کی

سختی کے بعد آپ کے نرم رویے درگذر اور پیار کو دیکھ کر مہمان شرمندہ ہو کر اپنے بے موقعہ مطالبے سے دست بردار ہو جائے اور یہ آنے والے مہمان نیک ارادے سے آنے والے ہیں یقیناً کارکنان کے اعلیٰ اخلاق کے رویے سے ان میں اپنے اندر بھی تبدیلی پیدا کرنے کا احساس بڑھے گا۔ جبکہ آپ کے سخت رویے سے سوائے کج بحثی یا جھگڑے کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ فرمایا یہاں کارکنان بھی دو قسم کے ہیں ایک تو یہاں بھارت کے ہیں جن میں پھر آگے قسمیں ہیں معاشی روایات کے لحاظ سے فرق ہے ایک تعداد تو یہاں قادیان کے رہنے والوں کی ہے یہ باوجود مختلف قومیتوں کے ہونے کے ایک مزاج کے ہیں۔ ماحول نے ان پر کچھ اثر ڈالا ہوا ہے دوسرے کچھ کارکنان ہندوستان کے دوسرے علاقوں سے آئے ہیں ان کے رہن سہن میں بہت فرق ہے اسلئے بعض دفعہ مزاجوں کے خلاف بات ہو جائے یا غلط فہمی ہو جائے تو آپس میں رنجشیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

فرمایا پھر دوسری قسم ہے بھارت سے باہر سے آنے والوں کی خاص طور پر پاکستان سے کارکنان آئے ہیں شوق سے ڈیوٹیاں دے رہے ہیں وہ یاد رکھیں جس جذبے کو لیکر وہ آئے ہیں اس جذبے کے ساتھ خدمت کرنی ہے آپ کو بعض مجبوریوں کی وجہ سے وہاں موقعہ نہیں ملتا بعض کیلئے یہ کام بالکل نیا ہے اسلئے بعض کو شاید دقت بھی ہو سمجھ بھی نہ آتی ہو کیا کرنا ہے لیکن اگر بے لوث خدمت کے جذبے سے اور اپنے افسر کی اطاعت کے جذبے سے کام کریں گے تو آپ خدمت کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں گے اور خدا کی رضا حاصل کرنے والے بھی ہوں گے۔

فرمایا دونوں قسم کے کارکنان یہ یاد رکھیں کہ یہاں کام وہ کسی جگہ یا خاص قبیلے اور علاقے کے ہونے کی وجہ سے نہیں کر رہے بلکہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے کر رہے ہیں اور ایک احمدی کا نمایاں وصف چاہے وہ کہیں کا بھی شہری ہو یہ ہونا چاہئے کہ چونکہ ہم نے اپنے آپ کو خدمت کیلئے وقف کیا ہے اس لئے اپنے جذبات پر کنٹرول رکھتے ہوئے خدمت کرنی ہے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے خدمت کرنی ہے۔ فرمایا ہر وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں تبھی آپ کا یہ جذبہ ہر وقت بیدار رہے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس نبی کے غلام ہیں جس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے کو مہمان کی عزت و تکریم کرنے کا حکم دیا ہے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان سے مہمان اور مہمان نوازی کو باندھا ہے فرمایا تین دن کی مہمان نوازی سے مہمان کو احساس دلایا ہے کہ میزبان پر بوجھ نہ پڑے لیکن اگر نظام جماعت کی طرف سے زائد عرصہ کی مہربانی ہو رہی ہے تو آپ لوگوں نے جو اپنے آپ کو خدمت کیلئے پیش کیا ہے تو اتنا عرصہ تمام کارکنان کو خوش دلی سے میزبانی کرنی چاہئے فرمایا اس غلام صادق کے نمونے دیکھیں کیا خوبصورت ہیں کہ اندھیری راتوں میں لالٹین کی روشنی میں جا کر مہمان کو دودھ پلا رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کے بعض واقعات پیش کر کے فرمایا اب ان جلسوں پر آپ لوگ ہیں جن پر اعتماد کیا جاتا ہے کہ مہمانوں کی خدمت کریں اسلئے پوری طرح حق مہمان نوازی ادا کریں ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں جو مہمان آتے ہیں امیر بھی ہوتے ہیں غریب بھی ہوتے ہیں آپ نے ان سب کی خدمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مہمان سمجھ کر کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جلسے کے دنوں میں حکم دیا تھا کہ ایک ہی کھانا پکے گا تاکہ سب مہمان برابر ہوں۔ سب کی ایک طرح خدمت کی جائے اور کسی قسم کی تخصیص نہ ہو فرمایا آج بھی یہ روایت قائم ہے۔

فرمایا بہر حال مہمانوں کا احترام اور تکریم کرنی ہے اور بعض دفعہ ایسے مواقع ہو جاتے ہیں کہ نہ چاہتے ہوئے بھی غیر ارادی طور پر سختی ہو جاتی ہے لیکن ایک کارکن کو اخلاق کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کیلئے تب بھی جذبات پر کنٹرول کرنا چاہئے اور اگر غلطی ہو جائے تو فوری طور پر معافی مانگ کر معاملہ ختم کرنا چاہئے۔

فرمایا آپ سب نے آپس میں ایک ہو کر کام کرنا ہے آپس میں بھی پیار محبت اور قربانی کے اعلیٰ نمونے دکھانے ہیں بعض دفعہ بعض نوجوان ذرا سی بات میں جوش میں آ جاتے ہیں اور جھگڑ کر نہ صرف فضا کو مکدر کر رہے ہوتے ہیں بلکہ ساتھ ہی دوسروں پر بھی جماعت کا اچھا اثر قائم نہیں کرتے۔ اسلئے ہمیشہ یاد رکھیں جہاں بھی آپ خدمت کر رہے ہیں وہاں بعض کام کرنے والے غیر از جماعت یا غیر مسلم بھی ہوتے ہیں ان کو آپ کسی بھی قسم کی غلط حرکت کر کے غلط تاثر دے رہے ہوں گے اس سے بھی بچیں۔

حضور نے 1991ء میں ایک نوجوان کے سخت رویہ اور پھر ندامت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا آپس میں ڈیوٹیاں دینے والے پیار محبت سے کام کیا کریں۔ جہاں کام کے بہتر نتائج نکلیں گے وہاں خدا تعالیٰ کی رضا کو بھی حاصل کرنے والے آپ ٹھہریں گے جماعت کا نیک اثر قائم کرنے والے بھی ہوں گے۔

فرمایا بعض افسران بھی اپنے ماتحت افسران سے بلاوجہ چڑ جاتے ہیں۔ اس سے بھی کاموں میں برا اثر پڑ رہا ہوتا ہے اسلئے افسران صیغہ جات بھی وسعت حوصلہ سے کام لیا کریں۔ افسران شعبہ جات تو یہیں قادیان کے ہیں باہر سے آنے والے کارکنان مکمل طور پر ان کی اطاعت بھی کریں اور تعاون بھی کریں کسی قسم کا شکوہ نہ پیدا ہونے دیں اور دونوں طرف سے ایک دوسرے کی خاطر بعض چیزیں برداشت بھی کرنی پڑتی ہیں۔

حضور نے کارکنان کو مزید ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اصل ذمہ داری قادیان اور بھارت کے افسران اور نگران شعبہ کی ہی ہے اور بحیثیت افسران وہ سب کارکنان کے نگران ہیں اور یہی اصول ہمیں بتایا گیا ہے کہ نگران ہی اپنی تمام رعیت کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔

فرمایا کارکنوں کی ڈیوٹیوں کی نگرانی بھی آپ نے کرنی ہے ان کے اخلاق اور نمازوں کی پابندی کے بھی آپ ذمے دار ہیں فرمایا ہر شعبہ کے ہر کارکن کا فرض ہے کہ جیسے ہر مہمان کی مہمان نوازی کرنی ہے اسی طرح ہر مہمان کی عزت کرنا بھی آپ کا فرض ہے اور کارکنوں کے یہی نمونے ہیں جو نئے آنے والوں کو مزید قریب لانے کا موجب بنتے ہیں باہر سے آنے والے بھی خیال رکھیں کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلسے میں شامل ہونے کیلئے آ رہے ہیں جو خالصۃً اللہ تعالیٰ کے قریب لانے اور دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کیلئے منعقد کیا جاتا ہے اسلئے یہاں آ کر اس ماحول کے تقدس و احترام کا بھی آپ خیال رکھیں۔ سلام کو رواج دینا ہے ایک دوسرے سے محبت سے ملنا ہے۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا ہے۔ فرمایا سلام کو خوب رواج دیں تاکہ ہر غریب امیر میں یہ احساس پیدا ہو کہ ہم ایک جماعت ہیں معاشرے اور مالی حالات کے باوجود بحیثیت انسان بحیثیت احمدی ہم ایک دوسرے کے بھائی بھائی اور باعث تکریم ہیں یہ نمایاں وصف ہے جو ہر احمدی میں ان دنوں میں نظر آنا چاہئے۔

فرمایا مہمانوں سے بھی ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ایک نیک مقصد کیلئے یہاں آ رہے ہیں اس کو حاصل کرنے کی طرف ہمیشہ نظر رکھیں اپنے میزبانوں اور انتظامیہ سے غیر ضروری توقعات وابستہ نہ رکھیں۔ بے آرامی بھی اگر کبھی ہو تو اسے برداشت کریں جلسے کے چند دن ہیں پھر اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے آئے ہیں لیکن اگر آپ اللہ کی خاطر یہ برداشت کر رہے ہوں گے تو اس کوفت میں بھی مزا آئے گا۔

فرمایا مہمان یاد رکھیں کہ بجائے میزبان سے توقع رکھنے کے خود جس حد تک انتظام کر سکتے ہیں کریں تاکہ غریب بھائیوں کو جس حد تک ہو سکے سہولت میسر ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ سب مہمانوں کو صبر اور برداشت سے دن گذارنے کی توفیق دے۔

فرمایا اللہ کے فضل سے جو مہمان جلسے پر آتے ہیں اسی جذبے کے تحت آتے ہیں لیکن بعض دفعہ لوگ اپنے رویے کی وجہ سے انتظامیہ کے لئے بھی تکلیف کا باعث بن جاتے ہیں اور ماحول کو بھی خراب کر رہے ہوتے ہیں اسلئے ایسی صورت جب ہو تو مہمان خود بھی ایک دوسرے کو پیار اور حکمت سے سمجھاتے رہیں ہر احمدی چاہے وہ مہمان ہے یا میزبان ہے اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھے کہ ہمارے جلسوں میں بہت سے غیر از جماعت یا غیر مسلم بھی شامل ہونے کیلئے آ جاتے ہیں اور عموماً بڑے متاثر ہو کر جاتے ہیں اور اب تو ایم ٹی اے کے کیمروں کی نظر بھی آپ پر ہو گی اسلئے جلسے کے دوران اور سڑکوں پر آپ کی ہر حرکت و سکون سلجھا ہوا ہونا چاہئے جو دوسروں پر نیک اثر ڈالنے والا ہو۔

فرمایا غیروں پر بھی ہمارے جلسوں کا نیک اثر ہے جو ہمارے بزرگوں نے پیدا کیا اور اسے قائم رکھا ہمارا بھی کام ہے کہ ان روایات کو قائم رکھیں جس تعلیم کا دعویٰ ہے اس پر سختی سے عمل کرنے والے ہوں اپنی بھی اصلاح کریں اور دوسروں کے لئے بھی نیک نمونہ قائم کریں۔ اسلئے ہر احمدی کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ اس نے نیک اور پاک نمونوں کو اپنے پر لاگو کرنا ہے اگر ہم صرف نیک باتیں کرتے ہیں اور ان پر عمل نہیں کرتے تو یہ نیک باتیں بے فائدہ ہیں اور ایک احمدی میں کبھی بھی دو رنگی نہیں ہونی چاہئے۔

فرمایا یہ جلسے ہماری تبلیغ کے بھی ذریعے ہیں اسلئے ہر احمدی کو جو اس میں شامل ہونے کیلئے آتا ہے اپنی اصلاح کی طرف ان دنوں توجہ رکھنی چاہئے اور اپنے قول اور فعل کو ایک کرنا چاہئے یہی اللہ کا حکم ہے۔

فرمایا پس آپ سب جن کو خدا تعالیٰ نے جلسے سے چند دن پہلے اس روحانیت سے پُر پاک بستی میں آنے کا موقعہ دیا ہے مختلف جگہوں پر جاتے ہیں ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے تو یاد رکھیں آپ نے اپنے قول و فعل میں یک رنگی پیدا کرنی ہے۔ اور اسکے لئے دعائیں کرنی ہیں جو آ رہے ہیں وہ بھی اپنے دن رات دعاؤں میں گذاریں اپنے آپ کو بھی اللہ کا پیار حاصل کرنے والا بنائیں اور اپنے نمونوں سے غیروں پر بھی احمدیت کے نیک اثرات قائم کریں ہر جگہ ہر موقعہ پر آپ سے اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے کوئی بھی غیر ضروری یا غیر اخلاقی بات کسی احمدی کے منہ سے نہ نکلے۔

فرمایا مختلف شخصیات جو مجھے ملی ہیں ان سے یہی تاثر ملتا ہے اور بعض نے کھل کر اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ان کی نظر میں قادیان کو ایک خاص مقام حاصل ہے ہر احمدی جو یہاں آیا ہے یاد رکھے کہ اس نے اس مقام اور تقدس کو مزید اجاگر کرنا ہے یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم سچے دل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔ یہی آپ کی خاموش تبلیغ ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ فرمایا جلسے کے دنوں میں یہاں مختلف جگہوں سے مہمان بھی آئے ہوئے ہیں ایک دوسرے کے لئے نئی شکلیں ہوں گی تو ایسے مجموں میں بعض دفعہ شرارتی طبقہ بھی آ جاتا ہے اس لئے جب تک کسی کے بارے میں صحیح علم نہ ہو جائے محتاط بھی رہیں اور نظر بھی رکھیں عورتوں میں نگرانی کی خاص ضرورت ہے کوئی مشکوک چیز دیکھیں تو فوراً انتظامیہ کو اطلاع کریں۔

فرمایا سب سے بڑھ کر حفاظت تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بہر حال ہر احمدی کو چاہئے کہ محتاط بھی ہو اور ہوشیار بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور آپ سب اس بستی کی برکتیں اور روحانیت سمیٹنے والے ہوں۔ آمین۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

**بقیہ صفحہ ( 2 )**

بدوں ملاقات واپس نہ جائیں۔ میں ان بزرگوں کی کرامت سمجھتا ہوں کہ انہوں نے قسی القلب لوگوں کے درمیان بسر کی اس شہر میں ہمارے حصہ میں ابھی وہ قبولیت نہیں آئی جو ان لوگوں کو نصیب ہوئی''۔

پھر یکم نومبر 1905ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت بختیار کاکیؒ کے مزار پر دعا کی اور دعا کو لمبا کیا۔ واپس آتے ہوئے راستہ میں حضورؑ نے فرمایا '' بعض مقامات نزول برکات کے ہوتے ہیں اور یہ بزرگ چونکہ اولیاء اللہ تھے اس واسطے ہم ان کے مزار پر گئے ان کے واسطے بھی ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اپنے واسطے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور دیگر بہت دعائیں کیں لیکن یہ وہ چار بزرگوں کے مقامات تھے جو جلد ختم ہو گئے اور دہلی کے لوگ تو سخت دل ہیں یہی خیال تھا کہ واپس آتے ہوئے گاڑی میں بیٹھے ہوئے الہام ہوا۔ دست تو دعائے تو ترحم زخدا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کے علاوہ مزار کے باہر بیٹھے لوگوں میں رقم بھی تقسیم فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کی تقدیر دیکھئے کہ آج ٹھیک سو سال بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دہلی میں قیام کے دوران حضرت بختیار کاکیؒ کی قبر پر دعا کیلئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے 100 سے زائد کی تعداد میں مزار کے باہر بیٹھے فقیروں ناداروں اور غرباء میں رقم تقسیم فرمائی ہندوستان روانہ ہونے سے قبل اس مزار پر جانے کا کوئی پروگرام شیڈول میں نہیں تھا دہلی پہنچنے کے دن بھی کوئی ایسا پروگرام نہیں تھا بعد میں جماعت نے چند جگہیں سیر کیلئے تجویز کیں جس میں انہوں نے حضرت بختیار کاکیؒ کے مزار کو بھی شامل کیا اور حضور انور یہاں دعا کیلئے تشریف لے گئے۔ دعا کر کے واپس آنے کے بعد تک بھی ہرگز اس بات کا علم نہیں تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جو دہلی کا سفر اختیار کیا تھا اور اس سفر میں بعض اولیاء کی قبروں پر دعا کیلئے تشریف لے گئے تھے وہ سفر 1905ء کا تھا پس یہ ہرگز حسن اتفاق نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر ہے جس کے تحت 100 سال بعد ایسا واقعہ ہوا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اس شہر (دہلی) میں ہمارے حصہ میں ابھی وہ قبولیت نہیں آئی جو ان لوگوں (اولیاء اللہ) کو نصیب ہوئی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دہلی میں بڑی مستعد اور فعال جماعت قائم ہے دو منزلہ مسجد بیت الہادی تعمیر ہو چکی ہے ایک وسیع و عریض مشن ہاؤس موجود ہے حکومتی سطح پر جماعت کا تعارف ہے ملکی انتظامیہ نے حضور انور کو سکیورٹی کی سہولیات مہیا کی ہیں اور سکیورٹی کا ایک دستہ ساتھ دیا ہے جو سفر میں ہر وقت ساتھ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں جماعت دن بدن ترقی کر رہی ہے الحمد للہ۔

حضرت بختیار کاکیؒ کی قبر پر دعا کے بعد یہاں سے 11 بجکر 55 منٹ پر قلعہ تغلق آباد کے وزٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ بارہ بجکر بیس منٹ پر حضور انور قلعہ تغلق آباد پہنچے یہاں بھی گائیڈ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو قلع کے مختلف حصے دکھائے اور ساتھ ساتھ مختلف جگہوں کا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی گائیڈ سے بعض امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

قطب مینار سے آٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر تغلق آباد کا شہر غیاث الدین نے 1321 اور 1325ء کے درمیان آباد کیا تھا اور اسی کے خاندان کے نام سے موسوم کیا گیا تغلق آباد کے قلعہ کو دس سے پندرہ میٹر اونچی فصیلوں نے گھیرا ہوا ہے جن میں 13 دروازے ہیں ساڑھے چھ میٹر چوڑی دیوار نہایت عمدگی سے تعمیر شدہ اور بے حد مضبوط ہے تغلق آباد اپنی تمام تر بربادیوں کے باوجود دہلی کا سب سے عظیم ترین اور پر ہیبت قلع گردانا جاتا ہے اس کے بلند فصیلوں دو منزلہ برجوں اور عظیم الشان میناروں کے درمیان عظیم محلات اور شاندار مسجدیں اور بڑے بڑے عظیم ہال واقع تھے زیر زمین ایک مینا بازار بھی تھا۔ جس کی دو کانیں اب تک موجود ہیں۔

حضور انور اس قلعہ کی ایک سب سے بلند جگہ پر تشریف لے گئے اور وہاں سے دہلی شہر کا نظارہ بھی فرمایا اور تصاویر بھی بنائیں۔

اس قلعہ کے وزٹ کے بعد ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس مسجد بیت الہادی دہلی تشریف لے آئے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الہادی دہلی تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق تین بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بعض مزید مقامات کے وزٹ کے لئے روانہ ہوئے اور تین بج کر پچاس منٹ پر مقبرہ ہمایوں پہنچے مقبرہ ہمایوں دہلی کی ایک نہایت عالی شان عمارت ہے جو بستی نظام الدین کے قریب واقع ہے ہمایوں کا یہ مقبرہ ایک دوہرے چبوترے پر ہے اور نہایت عمدہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ عین وسط کے کمرے میں ہمایوں کی قبر ہے ہمایوں کی بیگم حمیدہ بانو کی قبر بھی اسی مقبرہ میں ہے۔ یہ پورا مقبرہ ایک باغ کے اندر ہے اردگرد بلند فصیل تھی اسی مقبرہ میں تیموری خاندان کے متعدد بادشاہ اور شہزادے دفن ہوتے رہے ہیں یہ مقبرہ مغلوں کی فن تعمیر کا پہلا نمونہ ہے 1556ء میں اس کی تعمیر شروع ہوئی اور اس میں برج پہلی مرتبہ بنائے گئے۔

اس مقبرہ کا آخری قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ بہادر شاہ ظفر لال قلعہ سے نکل کر اسی میں جا بیٹھا تھا اور یہیں سے اسے گرفتار کر کے قیدی کی حیثیت میں لال قلعہ لے گئے تھے۔

گائیڈ نے اس قلعے میں حضور انور کو وہ کمرہ بھی دکھایا جہاں بہادر شاہ ظفر کو قید کیا گیا تھا۔ حضور انور نے اس مقبرہ کے مختلف حصے دیکھے اور تصاویر بنائیں۔

ہمایوں کے مقبرہ کے بیرونی حصہ میں پارک کے اندر عیسیٰ خاں نیازی کا مقبرہ ہے جو شیر شاہ سوری کے زمانہ میں تعمیر ہوا۔ (حضور انور اس مقبرہ کے بیرونی دروازہ پر تشریف لے گئے اور تصاویر بنائیں)

ہمایوں کے مقبرہ کے وزٹ کے بعد حضور انور نے اپنا نام لکھنے کے بعد وزٹ بک پر لکھا کہ بہت خوبصورتی کے ساتھ اس کو Maintain کیا گیا ہے اور اپنے دستخط ثبت فرمائے۔

اس مقبرہ کے بیرونی لان میں مقامی جماعت نے چائے کافی وغیرہ کا انتظام کیا ہوا تھا یہاں کچھ دیر قیام کے بعد پانچ بجکر 40 منٹ پر واپس مشن ہاؤس دہلی پہنچے۔ جہاں پروگرام کے مطابق فیملی اور انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج سات مختلف صوبوں آندھرا پردیش، یوپی، بنگال، ہریانہ، کیرالہ، تامل ناڈو، اور کشمیر سے تعلق رکھنے والی 14 جماعتوں حیدرآباد، علی گڑھ۔ کانپور۔ دہلی کلکتہ۔ میرٹھ چھنی۔ کرنال۔ رشی نگر۔ کالیکٹ جیند باس۔ ملک پور اور لونے کی 10 فیملیز کے 84 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کی اور تصاویر بھی بنائیں۔

آج ملاقاتوں میں لاہور پاکستان سے آنے والے دوست بھی شامل تھے آج ملاقات کرنے والوں میں آندھرا پردیش کیرالہ۔ تامل ناڈو اور کلکتہ سے آنے والی فیملیز ڈیڑھ ہزار کلومیٹر سے لیکر تین ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچیں ہندوستان میں یہ لمبے سفر اتنے آسان نہیں ہیں بلکہ بہت مشکلات اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حضور انور سے ملاقات کرنے والی فیملیز کئی کئی دن کا سفر کر کے ملاقات کے لئے پہنچی ہیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا سات بجے تک جاری رہا ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الہادی دہلی میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

**13 دسمبر 2005**

صبح چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی دہلی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق دہلی سے آگرہ کیلئے روانگی تھی۔ دہلی سے آگرہ کا چار گھنٹے کا فاصلہ ہے صبح پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اس کے بعد قافلہ آگرہ کیلئے روانہ ہوا آگرہ کا شہر صوبہ اتر پردیش میں واقع ہے۔ دہلی اور اتر پردیش کے درمیان صوبہ ہریانہ ہے دہلی سے روانہ ہونے کے بعد جلد ہی موٹروے صوبہ ہریانہ میں داخل ہو گئی۔ 110 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد راستہ میں Hodal کے مقام پر Rajasthan Motel میں قریباً ایک گھنٹہ کیلئے رکے۔ پروگرام کے مطابق جماعت نے یہاں ناشتہ کا انتظام کیا تھا۔ یہاں سے دس بجکر پچیس منٹ پر آگرہ کیلئے روانگی ہوئی۔ ایک کلومیٹر کے سفر کے بعد صوبہ اتر پردیش کی سرحد آگئی دوران سفر راستہ میں Mathura شہر سے گزرے۔ حضرت کرشن جی علیہ السلام کی پیدائش اسی شہر کی ہے۔ یہاں ان کے نام پر مندر بنے ہوئے ہیں۔ راستہ میں ایک مقام پر کچھ دیر کے لئے رکے پھر سفر جاری رہا۔ ایک بجکر پچاس منٹ پر آگرہ پہنچے۔

صوبہ اتر پردیش کی حکومتی انتظامیہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو VIP پروٹوکول دیا گیا۔ صوبہ اتر پردیش میں حضور انور یہاں کی گورنمنٹ انتظامیہ کے مہمان تھے آگرہ پہنچنے سے قبل چند کلومیٹر پہلے سکندرہ کا علاقہ آتا ہے جہاں مغلیہ حکمران جلال الدین اکبر کا مقبرہ ہے۔ سکندرہ میں حکومت یوپی کی تین گاڑیوں نے حضور انور کو Recieve کیا اور پروٹوکول آفیسرز اور سکیورٹی کے افراد پر مشتمل یہ گاڑیاں حضور انور کے ساتھ رہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو VIP گیسٹ کے طور پر پورا اعزاز دیا گیا۔

تاج محل آگرہ سے ایک کلومیٹر پہلے حضور انور کا قافلہ رکا جہاں پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور یہاں سے ایک سپیشل VIP گاڑی میں حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلھا کو تاج محل کی Main Entrance تک پہنچایا گیا۔

تاج محل کو Polution سے بچانے کیلئے اس کے اردگرد ایک کلومیٹر کے علاقہ میں پٹرول اور ڈیزل سے چلنے والی کوئی گاڑی نہیں جا سکتی۔ حکومت نے اس کیلئے بیٹری سے چلنے والی سپیشل بسیں چلائی ہیں۔ باقی قافلہ اور وفد کے ممبران ان بسوں کے ذریعہ وہاں پہنچے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک ایسی سپیشل گاڑی مہیا کی گئی جو صرف سربراہان مملکت اور دیگر VIP شخصیات کیلئے استعمال ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تاج محل کے مختلف حصے دیکھے اور مختلف جگہوں سے تصاویر بھی بنوائیں۔

آگرہ شہر میں دریائے جمنا کے کنارے یہ مقبرہ (تاج محل) دنیا کی حسین ترین عمارت سمجھا جاتا ہے۔ مغل بادشاہ شاہجہان نے اپنی بیگم ملکہ ممتاز محل کی قبر پر اس کی تعمیر کا حکم صادر فرمایا تھا۔ اس کی تعمیر کا آغاز 1631ء میں ہوا اور اس کی تکمیل 1653ء میں ہوئی۔ مسلسل 22 سال تک 20 ہزار مزدور روزانہ کام کرتے رہے۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی وائٹ (سفید) ماربل کی بلڈنگ ہے۔ اس محل کے

چاروں کونوں پر سفید سنگ مرمر کے مینارے ہیں۔ ہر مینارہ 245 فٹ اونچا ہے اور اس کی تعمیر اسطرح کی گئی ہے کہ ہر مینارہ باہر کی طرف دو ڈگری جھکا ہوا ہے ایسا اس لئے کیا گیا ہے کہ اگر خدانخواستہ کسی وقت تاج محل کو زلزلہ کا سامنا کرنا پڑے تو یہ مینار محل کی عمارت پر نہ گریں بلکہ باہر کی طرف گریں۔

تاج محل چار دیواری کے اندر ایک باغ ہے جو فواروں اور سنگ مرمر کی روشوں سے مزین ہے عمارت کا عکس ایک مستطیل حوض میں پڑتا ہے اور اس کے تین طرف گھنے سرو کھڑے ہیں۔ تاج محل کی عمارت 313 مربع فٹ کے چبوترے پر قائم ہے۔ یہ عمارت دیکھنے میں چاروں طرف سے ایک جیسی لگتی ہے۔ ہر طرف ایک بلند و بالا دروازہ ہے۔ سفید سنگ مرمر کی دیواروں کی بیرونی سطح میں قیمتی پتھر جڑے ہیں جن سے قرآنی کتبے بیل بوٹے اور عربی طرز کے نقوش بنائے گئے ہیں اور اندرونی حسن کو رنگدار سنگ مرمر کے استعمال سے دوبالا کیا گیا ہے موت کے بعد شاہجہان کو بھی اسی مقبرے میں دفن کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت قافلہ اور ساتھ آنے والے وفد کے ممبران کی تصاویر بنائیں اور پھر خود ممبران کے درمیان تشریف لے آئے اور وفد کو تصویر بنوانے کا شرف عطا فرمایا۔

تاج محل کے وزٹ کے بعد Taj View Hotel کیلئے روانگی ہوئی تین بجکر بیس منٹ پر حضور انور ہوٹل پہنچے۔ جہاں جماعت نے دوپہر کے قیام اور کھانے وغیرہ کا انتظام کیا تھا۔

پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی ہوٹل میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ہوٹل کے لاؤنج میں تشریف لے آئے جہاں حضور انور نے سکیورٹی پر متعین پولیس افسران سے گفتگو فرمائی اور انہیں مصافحہ اور تصویر بنوانے کا شرف بخشا۔

دنیا کے مختلف ممالک سے جو ٹورسٹ آگرہ میں تاج محل دیکھنے آتے ہیں وہ اس ہوٹل میں ٹھہرتے ہیں جرمنی اور بعض دوسرے یورپین ممالک کے ٹورسٹ اس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضور انور کا مبارک وجود ان کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ یہ لوگ باری باری حضور انور کے قریب آتے اور حضور ان سے گفتگو فرماتے۔ بعضوں نے مصافحہ کا شرف بھی حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔

ہوٹل کے سٹاف کے سینئر ممبران نے بھی حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بھی بنوائی۔

جماعت احمدیہ آگرہ کے ممبران مرد و خواتین اور بچے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کیلئے اسی ہوٹل میں آئے۔ سبھی نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ احباب نے شرف مصافحہ حاصل کیا اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو اس جماعت کی طرف سے پھولوں کے گلدستے پیش کئے گئے حضور انور نے احباب سے ان کا حال دریافت فرمایا احباب جماعت نے تصاویر کی سعادت بھی حاصل کی۔

ساڑھے پانچ بجے (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور یہاں سے واپس دہلی کیلئے روانہ ہوئی) دوران سفر راستہ میں Rajasthan میں کچھ دیر کیلئے رک کر چائے وغیرہ پی گئی اور ہوٹل کے ایک ہال میں مغرب و عشاء کی نمازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمع کر کے پڑھائیں پھر یہاں سے دہلی کی طرف سفر جاری رہا۔ رات ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ مسجد بیت الہادی دہلی پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

## 14 دسمبر بروز بدھ

صبح چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی دہلی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ہندوستان کی پانچ جماعتوں دہلی، امروہہ، کشمیر، کیرالہ اور یوپی کے 42 خاندانوں کے 223 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا شعبہ خدمت خلق کے 42 کارکنان اور جماعت دہلی کی انتظامیہ کے 110 کارکنان نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الہادی تشریف لے گئے جہاں کارکنان کا حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو ہوا۔ حضور انور نے بھی کارکنان کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ کے حصہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں کارکنات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی اس موقعہ پر بچیوں نے ترنم کے ساتھ کورس کی شکل میں دعائیہ نظمیں پڑھیں۔

پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

اس پریس کانفرنس میں میڈیا کے درج ذیل نمائندگان نے شرکت کی۔

۱۔ نمائندہ ENADU Tv
۲۔ Chief of Bureau Malayala Manorma
۳۔ Chief of Bureau The Mathrubhumi
۴۔ Chief of Bureau Aaj Kaal
۵۔ Chief of Bureau Daily Thanthi
۶۔ Chief of Bureau Deccan Herald
۷۔ Sr. Manager Manipal Ties
۸۔ Electronic Media Agency ANI
۹۔ Enadu Television
۱۰۔ Print Agency Hindustan Samachar
۱۱۔ Print Agency Hindustan Samachar Delhi
۱۲۔ Print Agency Dillegnt Media Corespondant Delhi

ایک سوال کے جواب پر حضور انور نے فرمایا ہمارا بنیادی مقصد انسان کو اس کے پیدا کرنے والے خدا کے قریب لانا ہے۔ اس کے لئے ہم ساری دنیا میں کوشش کر رہے ہیں اور اسی کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ صرف پیغام ہی نہیں بلکہ جماعت احمدیہ عملاً اس پر عمل پیرا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جب تک بنی نوع انسان سے ہمدردی خیرخواہی کا تعلق نہ ہو امن قائم نہیں ہو سکتا۔ حضور انور نے فرمایا مذہب خدا کے قریب کرتا ہے اور لوگوں سے ہمدردی کی تعلیم دیتا ہے تمام انبیاء اسی غرض سے آئے تھے۔ اس زمانہ میں یہ بات بہت اہم ہے کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کا سلوک کرے۔

ایک سوال کے جواب پر حضور انور نے فرمایا کہ بعض مسلمان مذہبی گروپس کی طرف سے خود دہشت گردی اور ظلم ہوتا ہے یہ بات سراسر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ مسلمان ایسے ہیں مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی تعداد ہے جو ایسے کاموں میں ملوث ہے۔ ہم کو قرآن کریم کی تعلیم دیکھنی ہوگی۔ قرآن اس قسم کی باتوں کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

ایک سوال کے جواب پر حضور انور نے فرمایا کہ مذہب کا تعلق انسان کے دل سے ہے جو بھی میرا مذہب ہے میں آزاد ہوں کہ اس پر عمل کروں اور اس کا اظہار کروں۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ کو کہا جائے کہ آپ ہندو نہیں ہیں۔ یا ہندوؤں کے بعض فرقے ہندو نہیں ہیں تو کیا آپ اس کو مان لیں گے اور اپنے مذہب کو چھوڑ دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح ہم مسلمان ہیں۔ ہم خدا پر، تمام انبیاء پر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر، قرآن کریم پر ایمان لاتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ ہم مسلمان نہیں ہیں تو اس کا کوئی حق نہیں کہ وہ ایسا کہے۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری دنوں میں ایک شخص آئے گا جو مذہب کو زندہ کرے گا تمام مذاہب اس شخص کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ ہمارا ایمان ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مسیح و مہدی کی صورت میں تشریف لا چکے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے آنے کے ساتھ نشانات کا بھی ذکر فرمایا تھا یہ نشانات اس کی صداقت ظاہر کرنے کیلئے تھے جو سب پورے ہو چکے ہیں ان نشانات میں سے ایک نشان معین تاریخوں میں اور ماہ رمضان میں سورج اور چاند گرہن کا تھا۔ یہ نشان 1894ء میں رمضان کے مہینہ میں پورا ہوا۔ جب سورج اور چاند گہنائے گئے اور دنیا کے بہت سے لوگوں نے اس نشان کو دیکھ کر احمدیت قبول کی۔

حضور انور نے فرمایا صداقت کیلئے یہ نشانات ہمارے لٹریچر میں موجود ہیں کتاب دعوت الامیر میں بھی بعض نشانات کا ذکر ہے آپ پڑھ سکتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ دوسرے مسلمان بھی نبی کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ نبی آئے گا لیکن پرانا مسیح آئے گا پھر مہدی آئے گا اور دونوں ملکر کام کریں گے۔ اور طاقت کے ذریعہ لوگوں کو اسلام میں لائیں گے۔ ہم کہتے ہیں کہ طاقت کے ذریعہ نہیں بلکہ محبت سے دلوں کو جیت کر اسلام میں داخل کریں گے۔ ہمارا سلوگن بھی یہی ہے ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں''۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ پیشگوئی کے مطابق جس شخص نے آنا ہے اس نے تمام امت کو ایک ہاتھ پر جمع کرنا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہندوؤں کے بھی بہت سے فرقے ہیں مگر ایک خدا کا تصور پایا جاتا ہے فرمایا اپنے مذہب کی سچی تعلیم پر عمل کریں اور مذہب کی اصل تعلیم کی طرف آنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مذہب میں Diversty سب لوگوں نے بنائی ہوئی ہے ہمارا یہ ایمان ہے کہ ہم لگاتار ساری دنیا میں اسلام کا امن کا پیغام پہنچائیں۔ انشاء اللہ ایک دن ہم لوگوں کے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سکینڈے نیوین ممالک کے وزٹ کے دوران میں نے انہیں بتایا تھا کہ ہم انشاء اللہ ایک دن آپ سب لوگوں کے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ خدا جانتا ہے کہ یہ کب ہوگا۔ لیکن انشاء اللہ ہم آپ کے دل جیتنے میں کامیاب ضرور ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا 1984 میں جب جماعت احمدیہ کے خلاف پاکستان میں آرڈیننس نافذ ہوا اس وقت جماعت 75 ممالک میں تھی۔ اب 181 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ترقی جاری ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ہمدردی اور بھائی چارہ کی تعلیم دیں اور خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے کی تعلیم دیں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ کسی مذہب کے بارہ میں کسی قانونی سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں۔ مذہب دل کا معاملہ ہے۔ جو قانون بنایا گیا ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ قانون اور دستور کی اغراض سے یہ مسلمان نہیں ہیں۔ یہ نہیں کہا گیا کہ خدا کو نہیں مانتے کلمہ نہیں پڑھتے۔ نماز نہیں پڑھتے رسول کو نہیں مانتے۔ اس لئے مسلمان نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا 84ء میں جو آرڈیننس نافذ ہوا۔ اُس کے مطابق کلمہ نہیں پڑھ سکتے نماز نہیں پڑھ سکتے۔ سلام نہیں کر سکتے۔ اس قانون کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ خلیفۂ وقت اس لئے وہاں نہیں جا سکتا کہ اس پر سب کی نظر ہوتی ہے اور اس کو تنگ کرنے کے زیادہ امکانات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اس قانون کے ہوتے ہوئے بھی احمدی وہاں رہتے ہیں اور اپنے کام کرتے ہیں۔ قانون وہاں موجود ہے ملاں سے ڈرتے ہیں باوجود اس کے کہ گورنمنٹ پیچھے نہ بھی ہو تب بھی ملاں کا خوف ان پر ہے۔ حضور انور نے واقعۂ موبنگ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں حکومت کے منسٹر آئے ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں انہوں نے شہداء کے ورثاء اور زخمیوں کو رقوم دیں۔ ہمارے ان لوگوں نے کہا کہ ہم یہ رقم نہیں لیتے۔ آپ زلزلہ زدگان کو دے دیں ہم تو انسانیت کی خدمت کرتے ہیں۔ آپ جو چاہیں ظلم کریں۔

حضور انور نے بتایا کہ مجھ پر بھی قرآن کریم کی ہتک کا الزام لگا کر مجھے جیل میں ڈالا گیا۔ بعد میں جب دیکھا کہ سب غلط ہے اور اس الزام کی کوئی حقیقت نہیں تو چھوڑ دیا۔

حضور انور نے فرمایا یہ قانون تو ملاں کے کہنے پر بنا لیتے ہیں پھر خود مشکل میں پڑ جاتے ہیں۔ بیرونی میڈیا سے بھی ان پر دباؤ ہوتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ احمدی نمایاں پوسٹوں پر رہے ہیں اور اب بھی ہیں اس قانون کا اثر تو پڑتا ہے کہ فلاں کو پوسٹ نہ دیں اہم پوسٹیں نہ دیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا ہمارے ہائی لیول کی کانفرنسز نہیں ہوتیں جلسہ سالانہ ہوتا ہے یہاں بھی ہو رہا ہے پاکستان میں بھی ہوتا رہا ہے جب تک قانون اجازت دیتا تھا۔

حضور انور نے فرمایا برطانیہ میں جو جلسہ سالانہ ہوتا ہے وہ یوکے جماعت کا جلسہ سالانہ ہے۔ انٹرنیشنل نہیں ہے افریقہ میں بھی جلسہ سالانہ ہوتے ہیں لوگ مختلف ممالک سے آتے ہیں۔ ابھی ماریشس میں جلسہ سالانہ ہوا ہے۔ 14 ممالک سے لوگ آئے تھے۔ اسلامی ممالک میں بھی جماعتیں چھوٹے لیول پر جلسے کرتی ہیں۔ میری موجودگی وہاں نہیں ہوتی کیونکہ قانون اجازت نہیں دیتا۔ جہاں قانون کی روک نہیں ہے وہاں جاتا ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ قادیان کے جلسے کا بنیادی مقصد وہی ہے جو جماعت احمدیہ کا بنیادی مقصد ہے کہ افراد جماعت کی روحانی ترقی ہو ہمارا یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے اس جلسہ کے دنیاوی مقاصد نہیں ہیں۔ اس جلسہ میں تربیتی تعلیمی تقاریر ہوتی ہیں کہ ہم کس طرح خدا کے قریب ہو سکتے ہیں اور اپنے روحانی معیار بلند کر سکتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ پاکستان میں ہر دو ماہ بعد کسی نہ کسی احمدی کو شہید کر دیا جاتا ہے حضور انور نے فرمایا کہ خدا کے فضل سے ہم یہ ظلم برداشت کرتے ہیں ایک دن آئے گا انشاء اللہ یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔

ایک نوجوان جرنلسٹ سے حضور انور نے پوچھا آپ کی عمر کتنی ہے اُس نے بتایا 21 سال حضور انور نے فرمایا آپ اچھے جرنلسٹ ہیں ترقی کرنے والے ہیں۔

یہ پریس کانفرنس ایک بجکر 35 منٹ تک جاری رہی۔ پریس کانفرنس کے بعد نمائندگان نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔

ایک بجکر 45 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت الہادی میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

پروگرام کے مطابق تین بج کر 45 منٹ پر لال قلع دہلی کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لال قلعہ دہلی پہنچے۔ پولیس کی سکیورٹی فورس کی گاڑیاں ساتھ تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کی گاڑیوں کو سپیشل طور پر مین گیٹ کے اندر قلعہ کے صدر دروازہ کے قریب جانے کی اجازت دی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس قلعہ کے مختلف حصے دیکھے جن میں دیوان خاص دیوان عام شیش محل اور رنگ محل شامل ہیں حمام والے حصہ میں ٹھنڈے پانی اور گرم پانی کا انتظام دیکھا۔ یہاں سٹیم باتھ کا نظام بھی موجود ہے اور ایک ایسا حوض بھی ہے جہاں گلاب کا خوشبودار پانی آتا تھا۔

دہلی کا یہ لال قلعہ، یہ بے مثال شاہی محل جسے شاہ جہاں نے بنوایا بظاہر قلع نما ہے لال قلعہ اس لئے مشہور ہوا کہ اس کی بیرونی دیواریں اعلیٰ درجے کے سرخ پتھر کی ہیں۔ اس کی بیرونی دیوار یا فصیل کا پورا دور ڈیڑھ میل سے کم نہیں ہے۔ اس کے تین طرف خندق ہے جو 75 فٹ چوڑی اور 30 فٹ گہری ہے شاہی زمانے میں اس کے اندر پانی بھرا رہتا تھا۔ اس قلعہ کے بڑے دروازے دو ہیں ایک لاہوری دروازہ اور دوسرا دہلی دروازہ۔ قلعے کی مشرقی دیوار دریائے جمنا کے کنارے ہے۔ اب دریائے جمنا قلعہ سے کچھ فاصلہ پر بہتا ہے۔

اس قلعہ کی تعمیر کا آغاز 1639ء میں ہوا اور تکمیل 1648ء میں ہوئی۔

اس قلعہ کے ایک حصہ میں موتی مسجد بھی ہے یہ مسجد مغل حکمران اورنگ زیب عالمگیر نے 1659ء میں تعمیر کی تھی۔ یہ ساری مسجد سفید سنگ مرمر کی ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ مسجد بھی دیکھی حضور انور کیلئے سپیشل طور پر مسجد کا دوازہ کھولا گیا ورنہ عام وزیٹر کیلئے یہ دروازہ بند رہتا ہے۔

شام کو ایک پروگرام کے ذریعہ اس شاہی محل کے مختلف حصوں پر مختلف رنگوں کی روشنیاں ڈال کر ساتھ ساتھ آڈیو ریکارڈنگ کے ذریعہ اس قلعہ کی تعمیر 1639 سے لیکر 1947 تک کی مکمل تاریخ بتائی گئی اور بادشاہوں اور محلات کی شب و روز کی مصروفیات کا مکمل نقشہ پیش کیا گیا۔ یوں لگتا تھا کہ آنکھوں کے سامنے سب کچھ نظر آ رہا ہے۔ بادشاہ کا دربار لگا ہوا ہے کہیں بادشاہ مقدمات سن رہا ہے اور فیصلے جاری کر رہا ہے اور کہیں شاہی فرمان جاری کئے جا رہے ہیں۔ کہیں حملہ آور فوجیں آ رہی ہیں ان کے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں آ رہی ہیں۔ لڑائی اور چیخ و پکار کی آوازیں آ رہی ہیں۔

اس قلعہ کی تین سو سالہ تاریخ پر مشتمل پروگرام جو کہ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کا تھا اس طرح پیش کیا گیا کہ سارے مناظر آنکھوں کے سامنے آ گئے۔ ان آوازوں کے ذریعہ مغلوں کے آخری بادشاہ بہادر شاہ ظفر کی گرفتاری کے مناظر بھی سامنے آئے۔

نادر شاہ، احمد شاہ ابدالی، غلام قادر، مرہٹوں اور آخر میں انگریزوں نے جی بھر کے ان مغلیہ خزانوں کو لوٹا اور بے شمار تعمیرات کو جو خوبصورتی اور عظمت کا شاہکار تھیں ہر طرح سے برباد کیا۔ تاہم سنگ مرمر کی بارہ دریاں ابھی تک تمام بربادیوں کے باوجود قائم ہیں یہ واحد قلعہ ہے جس میں موجود بعض شاہی تعمیرات مغلیہ سلطنت کی کھوئی ہوئی شان و شوکت کی ایک حد تک جھلک دکھائی دیتی ہے۔

یہ پروگرام دیکھنے کے بعد سات بجے یہاں سے روانہ ہو کر آٹھ بجے شام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت الہادی دہلی پہنچے۔ جہاں حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی)

## مریم شادی فنڈ کی مستقل نوعیت

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے غریب اور نادار احمدی بچیوں کی بوقت شادی اپنے گھروں کو باوقار طریق پر رخصتی کیلئے جماعتی سطح پر مستقل اور مناسب حال انتظام کے مدنظر "مریم شادی فنڈ" کے نام سے جاری فرمودہ اپنی آخری مبارک مالی تحریک کے ضمن میں اس دلی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔

"امید ہے یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا"

(خطبہ جمعہ مورخہ 21 فروری 2003)

صاف ظاہر ہے کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ مبارک تحریک وقتی نہیں بلکہ مستقل نوعیت کی حامل ہے جسے دوسری مستقل طوعی تحریکات ہی کی طرح جماعت کی روز افزوں ضروریات کے مطابق بتدریج مضبوط بنانے کی ضرورت ہے تا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا منشاء گرامی ہر دور میں تمام و کمال پورا ہوتا رہے۔ مگر عملاً اس فنڈ میں گزشتہ سے پیوستہ سال 2003-04 کی وصولی مبلغ 6,39664 روپے کے بالمقابل گزشتہ سال یعنی 2004-05 میں ہونے والی وصولی مبلغ 1,66,558 روپے بتاتی ہے کہ شاید ہماری نظر سے اس مبارک تحریک کا یہ اہم پہلو اوجھل ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیر چٹھی دفتر وکالت مال لندن VM-4244/9.4.05 تمام امراء و صدر صاحبان جماعت کو یہ خصوصی ہدایت صادر فرمائی ہے کہ:۔

"مریم شادی فنڈ کی مد سے شادیوں کی امداد کیلئے بہت رقم خرچ ہو رہی ہے ایسے احباب جو استطاعت رکھتے ہوں انہیں تحریک کریں کہ اس مد میں ادائیگی کریں"

سو تعمیل ارشاد حضور پرنور میں نظارت ہذا جماعت کے تمام احباب و خواتین کی خدمت میں اس بابرکت مالی تحریک کی مخلصانہ اعانت کی مستقل ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اس میں اپنا معقول اور گرانقدر سالانہ وعدہ پیش کرنے۔ اور ہر سال اس کی صدفی صد ادائیگی کرنے کی درخواست کرتی ہے۔ آپ کا یہ مستحسن اقدام انشاء اللہ ایک صدقہ جاریہ کا رنگ اختیار کر کے یقیناً آپ کے اپنے بچوں کے خوشگوار اور روشن مستقبل کا ضامن ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپکی اس نیکی کو بپایہ قبولیت جگہ عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں آپ کو اپنے بے پایاں فضلوں رحمتوں اور برکتوں کا وارث کرے۔


نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
جلسہ سالانہ قادیان کے مہمانان کرام کیلئے مبارک تحفہ
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
الیس اللہ بکاف عبدہ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-?20489, (R) 220233

بقیہ صفحہ ( 16 )

حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں دوسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔مکرم داؤد احمد صاحب ناصر آف جرمنی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

پڑھ کر سنایا بعدہ مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت قادیان نے بعنوان ''ہستی باری تعالیٰ قدرت نمائی کی روشنی میں'' تقریر کی آپ نے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق قرآنی آیات اور انبیاء کے معجزات اور عقلی دلائل سے ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر تقریر کی۔اسکے بعد مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب مشنری انچارج یوگنڈا نے تعارفی تقریر کی۔اس کے بعد اجلاس کی کاروائی ختم ہوئی۔

حضور انور نے نماز ظہر و عصر سوا دو بجے جلسہ گاہ میں پڑھائیں۔

## پہلا دن دوسرا اجلاس

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ کی زیر صدارت اجلاس کا آغاز ہوا۔مکرم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ دہلی نے تلاوت کی اور ترجمہ سنایا اسکے بعد مکرم ایس ناصر احمد صاحب اور ساتھیوں نے عربی قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار سنائے۔بعدہ مکرم مولانا حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ ربوہ نے سیرت سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر تقریر کی۔آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے واقعات پیش کرتے ہوئے دیگر اہل مذاہب کے ساتھ آپکا حسن سلوک، اور آپکی رواداری، فتح مکہ کے موقعہ پر آپکا عفو عام بیان کرتے ہوئے مغربی مفکرین کے حوالہ جات پیش کئے۔

اس تقریر کے بعد مکرم محمد یامین صاحب آف کیرنگ اڑیسہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اسکا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے

پڑھ کر سنایا

اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے ''سیرت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام عشق محمد کے آئینہ میں'' کے موضوع پر کی۔آپنے آیت قرآنی ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کے حوالہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے کامل محبت تبھی پیدا ہو سکتی ہے جب ہم اپنے آقا سے محبت کریں۔اس تقریر کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب ناصر اور مکرم نصر من اللہ صاحب نے ترانہ پڑھ کر سنایا اس کے بعد مکرم مولانا جمیل الرحمان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جسکی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

نظم کے بعد مکرم صاحبزادہ راشد لطیف صاحب آف امریکہ اور مکرم حافظ سکندر صاحب مشنری انچارج فرانس نے تعارفی تقریر کی اجلاس کی کاروائی ۵۵:۴ پر ختم ہوئی۔نماز مغرب و عشاء جلسہ گاہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جمع کر کے پڑھائیں۔

## دوسرا دن ۲۷ دسمبر بروز منگل

### پہلا اجلاس

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ کی زیر صدارت اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔مکرم محمود احمد صاحب آف انڈونیشیا نے سورہ جمعہ کے پہلے رکوع کی تلاوت کی اور مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے اسکا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔مکرم حمید احمد صاحب شاہد آف کراچی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا منظوم کلام

مسیح اترا ہے عندالمنارۃ البیضاء
اٹھو کہ جائے ادب ہے سنوار کر دیکھو

پڑھ کر سنایا۔اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں مفتی سلسلہ احمدیہ ربوہ کی بعنوان ''ظہور مسیح و مہدی'' ہوئی۔آپنے قرآن مجید اور احادیث کے دلائل واضحہ سے پیشگوئی مسیح و مہدی تفصیل سے بیان کی۔

### خطاب حضور انور برائے مستورات

حضور انور سوا گیارہ بجے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے تلاوت و نظم کے بعد تقریب تقسیم اسناد عمل میں آئی۔اس موقعہ پر بورڈ اور یونیورسٹیز میں اول دوم سوم آنے والی طالبات کو صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت حضور انور نے میڈلز اور تمغہ جات عطا فرمائے۔

پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ نے لجنہ سے خطاب کا آغاز فرمایا حضور انور کے خطاب کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے صد سالہ خلافت جوبلی کے بارہ میں حضور انور کی منظوری سے بعض ہدایات پیش کیں۔

اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب نے بعنوان ''خلافت کی ضرورت، اہمیت و برکات'' کی اسکے بعد اجلاس کی کاروائی اختتام کو پہنچی۔

نماز ظہر وعصر حضور انور نے سوا دو بجے پڑھائی

### دوسرا دن دوسرا اجلاس

دوسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز مکرم عبدالوہاب صاحب آدم امیر و مشنری انچارج غانا کی زیر صدارت ہوا۔تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے پہلی تقریر بعنوان ''ہندوستان میں دعوت الی اللہ کے شیریں ثمرات'' کی اسکے بعد مکرم تنویر احمد صاحب ناصر اور ساتھیوں نے ترانہ پیش کیا۔بعدہ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا، مکرم یوسف حسین صاحب مبلغ سلسلہ تنزانیہ، مکرم محمد امیر جوابہ صاحب امیر جماعت ماریشس نے جلسہ میں شرکت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے ممالک میں احمدیت کی ترقی و خدمات مختصر رنگ میں بیان کیں۔اس کے ساتھ ہی اجلاس کی کاروائی ختم ہوئی۔

## تیسرا دن ۲۸ دسمبر بروز بدھ

پہلا اجلاس ٹھیک دس بجے زیر صدارت مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب شروع ہوا۔مکرم وسیم رشید صاحب گوجرانوالہ پاکستان نے تلاوت کی اور مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

پڑھ کر سنایا بعدہ مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے عقائد احمدیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔بعدہ مکرم رفیق احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

پڑھکر سنایا

اجلاس کی دوسری تقریر میں مکرم شیخ مجیب الرحمن صاحب نے بعثت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے بارہ میں پیشگوئیاں بیان کیں۔بعدہ اجلاس کی کاروائی اختتام کو پہنچی۔

### تیسرا دن دوسرا اجلاس

سب سے پہلے مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری افسر جلسہ گاہ و ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے ۲۷ موصی مرحومین کے اسماء پڑھ کر سنائے جو دوران سال وفات پا گئے تھے۔

دوسرے اجلاس کی کاروائی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت شروع ہوئی مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے تلاوت کی۔بعدہ مکرم ناصر علی صاحب عثمان نے مکرم مبارک احمد صاحب ظفر ایڈیشنل وکیل المال لندن کا پنجابی منظوم کلام

جی آیاں نوں جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیاں نوں

پڑھ کر سنایا

اسکے بعد مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے درج ذیل افراد کا تعارف کرایا اور انہوں نے مختصر وقت میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا

۱۔ جناب مہنت رام پرکاش داس وائس پریذیڈنٹ انڈیا وشو ہندو پریشد اور صدر v.h.p. پنجاب۔

۲۔ جناب سنت بابا درشن سنگھ نمائندہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی۔

۳۔ جناب سنت بابا فقیر چند صاحب آف سکھ بھڈ دل ہماچل۔

۴۔ جناب سرندر کمار بلا صدر شوبینا کمیٹی۔

۵۔ جناب طاہر احمد صاحب ایم پی گھانا و ڈپٹی منسٹر آف انرجی (احمدی) آپنے انگریزی میں تقریر کی جسکا ترجمہ مکرم عبدالوہاب صاحب آدم امیر و مشنری انچارج نے کیا۔

۶۔ جناب انوراگ سود صاحب صدر سرو دھرم سد بھاونا کمیٹی۔

۷۔ جناب پدم شری وجے کمار جی چوپڑہ ایڈیٹر ہند سماچار و جگ بانی۔

۸۔ جناب سنت بابا کشمیرا سنگھ جالندھر صدر سنت سماج پنجاب۔

آخر پر محترم صدر اجلاس نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا نیز حکومت ہند اور ریلوے وزارت محکمہ بجلی و پولیس اور تمام سرکاری حکام کا شکریہ ادا کیا۔

## اختتامی اجلاس

حضور انور کی زیر صدارت اجلاس کا آغاز ہوا مکرم قاری نواب احمد صاحب نے تلاوت کی اور اسکا ترجمہ سنایا۔بعدہ مکرم تنویر احمد صاحب ناصر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے سنایا بعدہ حضور انور کے ارشاد پر مکرم محمد اکبر صاحب ایم اے ناظر تعلیم قادیان نے امسال عزیز طارق احمد صاحب کے اردو ایم اے میں جی۔این۔ڈی یونیورسٹی امرتسر میں اول پوزیشن لینے کا اعلان کیا حضور نے انہیں میڈل اور سند عطا فرمائی۔ اسکے بعد مکرم سید طاہر احمد صاحب ناظر تعلیم ربوہ نے ۱۹۸۳ کے بعد پوزیشن لینے والے طلباء کا اعلان فرمایا جنہوں نے خود یا انکے متعلقین نے حضور انور سے سندات حاصل کیں۔یہ تقریب احمدیہ صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت عمل میں آئی۔

تقسیم اسناد کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو دو مرتبہ بھارت کی مجالس میں اول آنے کی وجہ سے حضور انور نے علم انعامی عطا فرمایا۔اسکے بعد حضور انور نے اختتامی خطاب فرمایا۔(خطاب کا خلاصہ انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں دیا جائے گا۔)

بقیہ صفحہ ( 13 )

**معائنہ کارکنان** ۲۲ دسمبر کو معائنہ کارکنان ہوا حضور انور ساڑھے چار بجے سہ پہر تشریف لائے اور تمام منتظمین شعبہ جات سے مصافحہ کیا نائبین اور معاونین بھی منتظمین کے پیچھے صفوں میں کھڑے تھے ۔معائنہ کے بعد حضور انور سٹیج پر تشریف لائے اور بقیہ کاروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن مجید کے بعد حضور انور نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور مہمانوں اور میز بانوں کو نصائح فرمائیں اور دعا کے بعد مستورات کی مار کی میں تشریف لے گئے وہاں سے حضور انور پیدل چلتے ہوئے اپنی قیامگاہ واپس تشریف لے گئے۔

جلسہ گاہ نہایت خوبصورت انداز سے سجایا گیا تھا اسی طرح سٹیج بھی اونچا کر کے کافی وسیع بنایا گیا تھا جسکے عقب میں ” انی معک یا مسرور “ اور نظام وصیت سے متعلق نہایت جلی رنگ میں الہامات دکھائے گئے تھے۔جلسہ گاہ کو چاروں طرف سے قنات سے احاطہ کر کے تعلیمی و تربیتی بینرز لگائے گئے تھے۔کرسیوں کے تین سیکشن الگ الگ بنائے گئے جسمیں عوام کے علاوہ زبانوں کے تراجم سننے تیز معززین کے لئے انتظام تھا۔جبکہ دیگر حاضرین کے لئے جلسہ گاہ میں پرالی بچھائی گئی۔

**ترجمانی** :: جلسہ کی تمام کاروائی براہ راست نشر کی گئی اور ملکی زبانوں ملیالم، تامل، تلگو کے علاوہ جرمن، فرنچ، عربی، انگلش، بنگلہ، میں رواں تراجم کئے گئے۔

**حاضری** ::اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھارت سمیت ۴۳ ممالک کے ۷۰ ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے جسمیں پاکستان کے قافلے مختلف دنوں میں آئے جنکی تعداد ۵۰۰۰ سے زائد رہی۔بعض صوبوں سے سالم بسوں اور وینوں کے علاوہ آسام، بنگال اور آندھرا سے پوری پوری ٹرینیں آئیں، بھارت، پاکستان، فرانس، U.S.A، کینیڈا، سعودی عرب، جرمنی ناروے، بیلجئم، بنگلہ دیش، ماریشس، انڈونیشیا، یو کے، سپین، عمان، تھائی لینڈ، سیریا، شارجہ، برونی، آئی لینڈ، ڈنمارک، کویت، دبئی، سنگاپور، نیوزی لینڈ، میانمار، روس، کینیا، جاپان، نیپال، تنزانیہ، سویڈن، زیمبیا، سیلون، آسٹریلیا، یوگینڈا، ملیشیا، ہالینڈ، ابوظہبی، جنوبی افریقہ، یو اے ای، سوئٹزرلینڈ، سے احباب تشریف لائے۔

**قیامگاهیں** :: گھروں میں رہائش کے علاوہ درج ذیل مستقل وعارضی قیامگاہیں مہمانوں کے لئے تیار کی گئیں اور ان میں ضروری سہولیات مہیا کی گئیں دارالمسیح، لائبریری، نصرت گرلز ہائی سکول و دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دارالضیافت، جامعہ احمدیہ وتعلیم الاسلام ہائی سکول، بیت النصرت لائبریری، ایوان خدمت، ایوان انصار، دومنزلہ ہال جلسہ سالانہ ناصراباد، چارمنزلہ بلڈنگ، نور ہسپتال، نصرت گرلز کالج، گیسٹ ہاؤس دارالانوار ، گیسٹ ہاؤس ماریشس، جامعۃ المبشرین و ہوسٹل جامعۃ المبشرین، سرائے طاہر، خیمہ جات عقب نصرت گرلز کالج، ویدکور سکول، باجوہ سکول، خالصہ سکول، ایس این کالج، انگلش ماڈل سکول، قیامگاہ پارکنگ، رکھڑا پیلس، سونو رانا پیلس، اے جی ایم پیلس، ڈی اے وی ہائر سیکنڈری سکول، شیڈ دانہ منڈی ۱، ۲، ۳، گورو نانک دیو اکیڈمی، خیمہ جات بہشتی مقبرہ، خیمہ جات سیکشن ۱ تا ۶، قیامگاہ مستورات،

**لنگر خانے** :: سابقہ لنگر خانوں ۔۱۔دارالضیافت ۔۲۔حلقہ نور ۔۳۔حلقہ ناصراباد کے علاوہ امسال حلقہ ننگل، حلقہ دارالانوار، وکوٹھی دارالسلام میں جدید لنگر خانے تعمیر کئے گئے ۔جہاں پر دن رات ناظمین لنگر خانہ اور معاونین کے علاوہ مزدوروں نے کام کیا

**پریس اینڈپبلسٹی** ::اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک بھر کے اخبارات نے جلسہ سالانہ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تعارفی خبریں اور تصاویر نمایاں رنگ میں شائع کیں جن میں (اردو ) ہند سماچار (ہندی) دینک جاگرن، امر اجالا، پنجاب کیسری، اجیت، دینک بھاسکر، ویر پرتاپ، ٹربیون، اتم ہندو، (پنجابی) اجیت، ٹربیون، دیش سیوک، اکالی پتریکا، نواں زمانہ، سپوکس مین، جگبانی، (ملیالم) ماتر بھومی، (انگریزی) ٹائمز آف انڈیا، ہندوستان ٹائمز، ٹربیون، انڈین ایکسپریس، دی سٹیٹس مین، قابل ذکر ہیں اس کے علاوہ ٹی وی نیوز چینل، اے این آئی، سٹار نیوز، پنجاب ٹوڈے، انڈیا ٹی وی، ذی ٹی وی، جین ٹی وی، ایناڈو ٹی وی، دور درشن، ڈی ڈی جالندھر، این آر آئی، این ڈی، نے بھی جلسہ کی کوریج کی اور خبریں نشر کیں۔جبکہ ایم ٹی اے نے جلسہ کے تینوں روز کی کاروائی لائیو نشر کی اور جملہ پروگرام ریکارڈ کئے جو انشاء اللہ وقتاً فوقتاً ناظرین کو دکھائے جاتے رہیں گے۔

**متفرق** ::اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ نے پہلے چند دن مسجد مبارک میں اور پھر مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں جسکے لئے مسجد کی چھتوں اور دیگر جگہوں پر انتظام تھا اسکے علاوہ نماز تہجد درس اور مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دعا کے لئے دنیا بھر سے تشریف لانے والے مردوزن گھنٹوں انتظار کے بعد شریک ہوتے ۔ذکر الٰہی اور دعاؤں میں مشغول رہنے کے علاوہ ایک دوسرے کو السلام علیکم کا تحفہ پیش کرتے اور مصافحہ کرتے ہوئے گلے ملتے نیز پیارے آقا سے ملاقات کے لئے جم غفیر لگا رہتا۔شعبہ خدمت خلق کے تحت قادیان کے ۷۰۰ اور بھارت کے ۱۵۰۰ خدام جبکہ پاکستان سے ۴۴۸ مرد اور ۱۰۰ خواتین نے رضا کارانہ خدمات پیش کیں اور مختلف شعبہ جات کے تحت ڈیوٹی سرانجام دی۔

## اعلانات نکاح

امسال بھی جلسہ سالانہ اور دیگر ایام میں ۱۰۰ سے زائد نکاحوں کے اعلانات ہوئے۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں مسجد اقصیٰ قادیان میں ۲۲ دسمبر تا ۲ جنوری درج ذیل علمائے کرام نے علی الترتیب قرآن مجید کا درس دیا۔مکرم راجہ منیر احمد صاحب نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ جونیئر، مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل ربوہ، مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت، مکرم مولوی عبدالمومن طاہر صاحب انچارج عربی ڈیسک لندن، مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ، مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید نائب امیر غانا، مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی لندن، مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج مبلغ کیرلہ، مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان، مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب، مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ علیہم،

## چند مفید ہومیو پیتھک نسخے

(رانا سعید احمد ۔ جرمنی)

” ہر قسم کی بیماریاں ہر موسم میں اگر اچانک اور تیزی سے شروع ہوں اور شدید خوف دامن گیر ہو تو بلاتردد ایکو نائٹ کا استعمال کرنا چاہئے ۔ایکونائٹ کو اگر رسٹاکس سے ملا کر دیا جائے تو یہ نسخہ بیماریوں کے آغاز میں اور بھی زیادہ موثر اور وسیع الاثر ثابت ہوتا ہے۔میرے نزدیک یہ اسپرین کا بہترین بدل ہے۔بھیگنے اور سردی لگنے پر نصف گھنٹہ کے وقفہ سے رسٹاکس اور ایکونائٹ 200 اور آرنیکا+ برائیونیا 200 میں ملا کر باری باری دینا چاہئے“۔ (علاج بالمثل صفحہ 10)

اگر اچانک پیچش کے ساتھ خون کا عنصر نمایاں ہو تو ایکونائٹ 30 یا 200 کی طاقت میں اس پیچش میں بھی فوری فائدہ دیتی ہے خشک گرمی کی پیچش میں تو یہ لاجواب ہے۔ (علاج بالمثل)

دل کی تکلیف میں ایکونائٹ Q (ایک قطرہ) اور کریٹیگس Q (10 قطرے) پانی میں ملا کر دیں (یا خود استعمال کریں) تو اللہ کے فضل سے بہت موثر ثابت ہوتے ہیں۔ایکونائٹ کی زیادہ مقدار خطرناک ثابت ہوسکتی ہے۔(اگر ایکونائٹ Q میں دستیاب نہ ہو تو دونوں دوائیں 30 میں ملا کر لینے سے بھی خدا کے فضل سے فائدہ ہوتا ہے۔ (علاج بالمثل)

گرمیوں میں پیچش لگ جائے تو ایکونائٹ 30 یا 200 میں۔

انتڑیوں میں خون بہنے لگے تو ایکونائٹ 30 میں۔

جسم ٹھنڈا ہونے کے باوجود پسینہ اور اندرونی گرمی کا احساس کیمفر 30۔

تیز دھوپ لگنے سے سر درد ہو تو گلونائن 30 یا 200 میں۔

موسم گرما میں پانی زیادہ پینے سے دست ہوں تو GRITOLOA 30

دھوپ یا گرمی سے آواز بیٹھ جائے تو اینٹی مونیم کروڈ 30 یا 200 ۔

گرمیوں میں آندھی و گرج سے ڈر کے لئے روڈنیڈران ۔ 30

ٹھنڈا پانی پینے سے آواز بیٹھ جائے کروٹن 30۔

گرمیوں کے موسم میں اگر دمہ ہو تو سفلینم 30 یا 200۔

موسم گرما کی چھپاکی ہو تو سلفر 200 ۔

گرم غذا کھانے سے اگر تکلیف ہو تو پلسٹیلا 200۔

آئس کریم کھانے سے تکلیف ہو تو آرسینک البم 30 یا 200۔

موسم گرما میں اسہال ہوں تو پوڈوفائیلم اور کروٹن 30 میں۔

گرمیوں میں گرمی ناقابل برداشت ہو تو سیکل کار 30 ۔

گرمیوں میں تنگی تنفس ہو تو APIS 30

گرمیوں میں قبض ہو تو برائیونیا 200 ۔

گرمی کی شدت سے آواز کی تکلیف ہو تو برومیم 30۔

مزید تفصیلات کے لئے دیکھیں:

www.howashafi.com/org/de

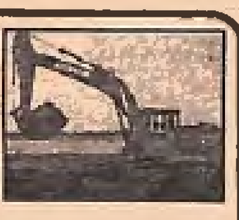
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
ALIAA EARTH MOVERS
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147 58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in
الیس اللہ بکاف عبدہ
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)

# تمام انسانوں کا مبدء و مرکز

(خالد سیف اللہ خان۔ آسٹریلیا)

مئی 2005ء میں رسالہ نیچر (Nature) میں دو تحقیقات شائع ہوئی ہیں جن کے مطابق دنیا کے تمام انسان جزیرہ نما عرب سے نکل کر دنیا میں پھیلے ہوئے تھے۔ عرب میں وہ مشرقی افریقہ سے 65 تا 75 ہزار سال قبل بحیرہ احمر کو عبور کر کے پہنچے تھے۔ اس بات پر تو تقریباً سبھی کا اتفاق ہے کہ موجودہ نوعِ انسانی کوئی ڈیڑھ لاکھ سال قبل پہلے افریقہ میں ابھری تھی۔ لیکن پہلی تھیوری جو اب تک درست تسلیم کی جاتی تھی اسکے مطابق انسان افریقہ سے شمال کی طرف مصر اور مشرقِ وسطیٰ میں ہجرت کر گیا تھا۔ اور پھر وہاں سے آگے دنیا میں پھیلا تھا۔ لیکن اب جدید تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ وہ اندازہ درست نہ تھا۔

ہمارے آباء واجداد سمندر کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے دنیا میں پھیلے تھے تا کہ انہیں سمندر سے خوراک اور معتدل آب وہوا میسر آتی رہے۔ خبر کے ساتھ جو نقشہ انتقالِ آبادی کا لگا ہے اس کے مطابق موجودہ انسان ڈیڑھ لاکھ سال قبل افریقہ میں ابھرا۔ وہاں سے ان کا ایک چھوٹا گروپ بحیرہ احمر (Red Sea) کو عبور کر کے 65 تا 75 ہزار سال قبل جزیرہ نما عرب میں داخل ہوا۔ پھر عرب سے آگے شمال میں یورپ کی طرف 30 تا 40 ہزار سال قبل گیا۔ اور 65 ہزار سال قبل بحیرہ ہند کے ارد گرد سفر کر کے جزائر انڈیمان، ملیشیا، انڈونیشیا اور آسٹریلیا۔ وغیرہ پہنچا۔ چنانچہ جنوبی آسٹریلیا میں 46 ہزار سال قبل ایبورجینز (Aborigines) رہ رہے ہیں۔

اگرچہ یہ ریسرچ آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی اور کیمبرج یونیورسٹی نے اپنے اپنے طور پر کی ہے لیکن دونوں ٹیمیں ایک ہی نتیجہ پر پہنچی ہیں۔ تحقیق کی بنیاد جس بات پر رکھی گئی وہ یہ تھی کہ تمام عورتوں کو اپنی ماؤں کی طرف سے ایک DNA ورثہ میں ملتا ہے جس کو Mitochrondrial D.N.A کہا جاتا ہے اس میں وقت کے ساتھ بعض تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ یہ Mutations ان میں جمع ہوتی رہتی ہیں جن سے چونکہ وقت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس لئے سالوں کو ماپنے کے لئے وہ گویا تاریخی گھڑی (Historical Watch) کا کام دیتی ہیں۔ چونکہ انسان شادیوں کے ذریعہ بکثرت آپس میں خلط ملط ہو جاتے ہیں اور اس زمانہ میں تو مختلف انسانوں کا ملاپ کا عمل بہت تیز ہو گیا ہے۔ اس لئے سائنسدان اس فکر میں ہیں کہ انتقالِ آبادی کے بارہ میں تحقیق کا وقت بہت تیزی سے ہاتھ سے نکل رہا ہے۔ اس امر کے پیشِ نظر سائنسدانوں کی دونوں ٹیموں نے ان ممالک کے اصل باشندوں کا D.N.A ٹیسٹ کیا ہے۔ جو دوسری نسلوں سے بہت کم مخلوط ہوئی تھیں۔

(ماخوذ از سڈنی مارننگ 15/مئی 2005ء)

چونکہ تمام نسلِ انسانی عرب سے نکل کر دنیا میں پھیلی تھی اس لئے تمام انسانیت کا وہی مبدء و مرکز ٹھہرتا ہے۔ وادی بکہ جس میں مکہ معظمہ واقع ہے بحیرہ احمر کے کنارے پر واقع ہے۔ اس لئے کیا عجب ہے کہ توحید الٰہی اور تمدن کا سبق دینے کے لئے اللہ کا پہلا نبی بھی اس جگہ آیا ہو۔ اور یہیں اس نے خدا کی عبادت کے لئے پہلا گھر بنایا ہو۔ قرآن کریم سے اس بات کا استنباط مندرجہ ذیل آیات سے ہوتا ہے:۔

"یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکہ میں ہے (وہ) مبارک اور باعثِ ہدایت بنایا گیا ہے تمام جہانوں کے لئے"۔ (آل عمران:97)

یعنی اس گھر کا تعلق کسی خاص نسل یا قوم سے نہیں بلکہ دنیا کی تمام اقوام کے ساتھ ہے۔ یہ گھر سب انسانوں کا مرجع ہے۔

پھر فرمایا: "اور یہ ایک مبارک کتاب ہے جسے ہم نے اتارا۔ اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس کے سامنے ہے تا کہ تو بستیوں کی ماں (اُمّ القریٰ) اور اس کے ارد گرد بسنے والوں کو ڈرائے (الانعام:93)

یہاں مکہ کو بستیوں کی ماں فرمایا گیا ہے اور باقی دنیا کی تمام بستیوں کو اس کی بیٹیاں۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ دنیا بھر کے تمام انسانوں کے لئے مبعوث فرمائے گئے تھے۔ جیسے فرمایا کہ:

"(اے رسول) تو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔"

(الاعراف:159)

مندرجہ بالا تحقیق سے مستنبط ہوتا ہے کہ انسان جب ارتقاء کے اس مرحلہ پر پہنچا کہ ابتدائی متمدن انسان کہلانے کا مستحق ٹھہرا اس وقت وہ ام القریٰ مکہ کا باسی تھا اور وہیں سے دنیا میں پھیلا اور زمین پر بستیاں تعمیر کرتا گیا اس لئے اسے مکہ کو فراموش نہیں کرنا چاہئے جو نہ صرف اس کا روحانی مرکز ہے بلکہ جسمانی مرکز بھی ہے۔ سبحان اللہ! ہر سچا علم قرآن کریم کا مصدق اور خادم ہے۔

❁❁❁❁❁❁

## معاصرین کی آراء

# بنگلہ دیش وانڈونیشیا کا دلیرانہ فیصلہ

گذشتہ چند دنوں میں بھارت بنگلہ دیش اور انڈونیشیا کے مسلم لیڈران نے حوصلہ کر کے جس طرح دہشت گردی کے خلاف۔ اپنے خیالات کو ظاہر کر کے اس سے لڑنے کا ذہن بنایا ہے اس سے اسلام کے تئیں جو بھرم پھیلے ہوئے ہیں انہیں دور کرنے میں بھاری مدد ملے گی۔ دیکھا جائے تو دہشت گرد کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ وہ کسی بھی ذات مذہب اور فرقے کا ہو سکتا ہے۔

ہم نے 22 نومبر کے ایڈیٹوریل میں 'مسلم پرسنل لاء بورڈ کی اچھی پہل' میں آل انڈیا شیعہ مسلم پرسنل لاء بورڈ اور اس کے چیئرمین مولانا مرزا محمد اطہر کے خیالات کو پیش کیا تھا انہوں نے کہا "دہشت گردی بے شک کسی بھی شکل میں ہو قابل مذمت ہے اور دہشت گرد انسانیت کے دشمن ہیں۔ ان کے خلاف اتنی زوردار مہم چلائی جانی چاہئے کہ دہشت پسند خود دہشت محسوس کرنے لگ جائیں۔ ماضی میں کچھ مسلم حکمرانوں اور آج کے انتہا پسندوں کی دہشت گردی نے بھارت میں ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں اسلام کے عکس کو بگاڑا ہے۔"

24 نومبر کو بنگلہ دیش کی وزیر اعظم خالدہ ضیاء نے ایک پبلک جلسے میں دہشت گردوں کے خلاف سخت رخ اپناتے ہوئے کہا "جو اسلام کے نام پر بم بنا کر لوگوں کے قتل کر رہے ہیں انہیں کچل دیا جانا چاہئے کسی کا قتل کرنے والے کو نہ تو شہادت ملتی ہے اور نہ ہی جنت بلکہ اسے دوزخ نصیب ہوتا ہے"

بنگلہ دیش کئی دہشت گرد ملکوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ جہاں پچھلے کچھ عرصہ سے بم دھماکوں میں متعدد لوگ ہلاک و زخمی ہو چکے ہیں۔ سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے جلسے میں بم پھینک کر ان کو قتل کرنے کی کوشش بھی کی گئی تھی اور کچھ دن پہلے ہی دہشت گردوں نے بم سے حملہ کر کے دو ججوں کو قتل کر دیا تھا۔

اب خبر ہے کہ انڈونیشیا میں بھی دہشت گردی کے خلاف لوگ لام بند ہونے لگے ہیں 12 اکتوبر 2002ء کو بالی جزیرے میں کئے گئے بم دھماکوں میں غیر ملکی سیاحوں سمیت 202 لوگ ہلاک اور 300 زخمی ہوئے تھے۔ اس کے بعد بھی وہاں دہشت گردانہ واقعات ہوتے رہے۔ قتل عام کی یاد میں بنائی گئی یادگار کو اس برس جماعت اسلامیہ کے دہشت گردوں کی طرف سے تباہ کرنے کا پلان تھا لیکن سیکورٹی انتظامات وعوامی مخالفت کو دیکھتے ہوئے وہ ایسا نہیں کر سکے۔

بالی ہندو اکثریت والا مندروں کا جزیزہ ہے جہاں پر بڑی تعداد میں غیر ملکی سیاح آتے ہیں لیکن یہاں ہوئے دہشت گردانہ واقعہ کے بعد سیاحوں کی آمد گھٹی ہے اور ملک میں لاء اینڈ آرڈر کو بھی چوٹ پہنچی ہے۔

انہیں حالات کو دیکھتے ہوئے انڈونیشیا کے اعتدال پسند مسلم ملکوں نے دہشت گردی کے خلاف مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پچھلے دنوں ایک ویڈیو فلم سامنے آئی جس میں تین خودکش انسانی بموں کی طرف سے بالی میں بم حملوں کو جائز ٹھہرانے کیلئے اسلام کا حوالہ دیتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ انڈونیشین اعتدال پسند گروپ اس بات کو لیکر تشویش مند ہیں کہ اس سے کئی نوجوان گمراہ ہو سکتے ہیں۔

ان نوجوانوں اور سماج میں تلخی کو بڑھنے سے روکنے کیلئے ہی ان گروپوں نے دہشت گردی کے خلاف رائے عامہ بنانے اور دہشت گردوں کے صفائے کیلئے پولیس وفوج کو تعاون دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایسی کتابوں ولٹریچر کے خلاف بھی مہم چھیڑی جائے گی جو دہشت گردی کو بڑھاتے ہیں۔ ایک ایسی ٹیم بھی بنائی گئی ہے جو دہشت گردوں کے دلائل کی تردید کرے گی۔

اس کے ساتھ ہی یہ گروپ انڈونیشیا کے دو مسلم فرقوں نہادت العلماء اور محمدیہ کے مغربی لیڈروں کو بھی دہشت گرد مخالف مہم سے جوڑیں گے۔ ان اعتدال پسند گروپوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ اب تک دہشت گردانہ واقعات کے تئیں ان کی خاموشی اور غیر جانبداری نے ہی ملک کو کافی نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن اب وہ خاموش نہیں رہیں گے۔

انڈونیشیا بھارت اور بنگلہ دیش تینوں ہی بالترتیب پہلے، دوسرے اور تیسرے مسلم آبادی والے ممالک ہیں۔ ان تینوں ممالک کے مذہبی سیاسی لیڈروں ودانشوروں نے کھل کر دہشت گردی کی مذمت کی ہے۔ اور دہشت گردی کے خلاف سخت قدم اٹھانے کا اشارہ دیا ہے۔

آج دنیا چھوٹی ہو گئی ہے اور نئی نسل میں مذہب وذات پات کا تاثر گھٹتا جا رہا ہے۔ ایسی حالت میں فرقہ وارانہ بنیاد پرستی اور مذہبی دہشت گردی زیادہ عرصے تک نہیں چل سکیں گی۔

یہ خوشی کی بات ہے کہ دہشت گردی کے خلاف اب اسلامی دنیا میں مخالفت کے انکر پھوٹ رہے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف پھوٹے خیالات کے وسیع شکل اختیار کرنے سے ہی دہشت گردی کے خلاف جدوجہد میں کامیابی ملے گی۔ اگر اسی طرح اور ممالک ومختلف مذاہب کے لیڈر وسیاسی لیڈر آگے آئیں تو ایک دوسرے کے خلاف آج نفرت کا جو طوفان چل رہا ہے وہ خود بخود ہی ختم ہو جائے گا۔ (روزنامہ ہندسماچار مورخہ 27.11.05)

بقیہ صفحہ ( 7 )

پاکستان میں چندہ بالغان کے لحاظ سے اول لاہور دوم کراچی سوم ربوہ ہے اور مجموعی ترتیب کے لحاظ سے پہلی دس پوزیشنیں اضلاع میں علی الترتیب سیالکوٹ، راولپنڈی، اسلام آباد، گوجرانوالہ، میرپور خاص، شیخوپورہ، فیصل آباد، سرگودھا، کوئٹہ اور نارووال ہے دفتر اطفال میں پہلی تین پوزیشن اول کراچی دوم لاہور اور سوم ربوہ ہے۔

اضلاع میں علی الترتیب اسلام آباد، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، راولپنڈی، میرپور خاص، فیصل آباد، سرگودھا، نارووال، کوئٹہ ہیں۔

فرمایا کیم جنوری 2006ء سے وقف جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے آج میں اس کا اعلان بھی کر رہا ہوں یہ وقف جدید کا 49واں سال ہے اللہ تعالیٰ اس سال میں پہلے سے بڑھ کر ثمرات عطا فرمائے۔ جماعت کے مالی قربانیوں کے معیار بھی بلند ہوں اور واقفین زندگی مربیان اور معلمین کے تقویٰ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کے معیار بھی بلند ہوں اور جماعت کے ہر فرد کو بھی اپنی ذمہ داری کا احساس ہو پیار سمیٹنے والا ہو اور اس کوشش میں رہے اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔ ☆☆☆

**Som Book Store**
Contact for All Kinds of Education, Religious Books and Stationary, etc.
College Road Qadian-143516
Ph. 01872-220614 Dt. Gurdaspur (Pb.) Ph. 01872-220614

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax. (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel. (0091) 1872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur(Pb.) INDIA
Vol. 55 Tuesday 5/12 Jan. 2006 Issue No.1-2

SUBSCRIPTION
ANNUAL: Rs. 250/-
By Air 20 Pounds Or 40 U.S. $
30 Euro
By Sea 10 Pounds Or 20 U.S. $

# قادیان دارالامان میں

## حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت آمد

## افضال الٰہیہ اور انوار روحانیہ سے پر بابرکت ماحول میں

## مرکز احمدیت قادیان میں 114 ویں تاریخ ساز جلسہ سالانہ کا انعقاد

### قادیان سے پہلی بار جلسہ کے تینوں روز ایم ٹی اے پر حضرت امیرالمومنین کے بصیرت افروز خطابات کی لائیو نشریات

☆ ۴۳ ممالک کے ۷۰ ہزار پروانوں کا روحانی اجتماع ☆ نماز تہجد خصوصی درس، علماء کی پرمغز تقاریر ☆ غیر مسلم معززین کے خطابات ☆ ۸ زبانوں میں رواں تراجم ☆ قومی اخبارات و الیکٹرانک میڈیا پر وسیع تشہیر ☆ ۶ وسیع لنگر خانوں کا قیام ☆ رہائش گاہوں اور پارکنگ کا وسیع انتظام ہونہار طلباء میں گولڈ میڈل و اسناد کی تقسیم ☆ ہومیو و ایلوپیتھی ادویہ کی سہولت

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ مرکز احمدیت قادیان میں ۱۱۴واں جلسہ سالانہ نہایت شان و شوکت سے افضال الٰہیہ اور برکات روحانیہ کے ساتھ ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر ۲۰۰۵ء کو منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا۔

امسال اہالیان قادیان اور بھارت کی انتہائی خوش نصیبی ہے کہ اس بابرکت جلسہ میں ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اور جلسہ کی کاروائی پہلی بار قادیان سے ایم ٹی اے پر لائیو نشر ہوئی۔

جب سے حضور انور کی قادیان آمد کی اطلاع ملی اسی دن سے ہی قادیان میں جلسہ کے انتظامات برق رفتاری سے شروع ہو گئے تھے پہلے تین لنگر خانوں کے علاوہ مزید تین لنگر خانے تعمیر کئے گئے دارالمسیح اور دیگر مقامات میں نئے تعمیراتی کام کرائے گئے اہالیان قادیان نے اپنے گھروں کی صفائی اور مرمتیں کرا کے مہمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ جگہیں مہیا کیں غیر مسلم آبادی نیز سکولوں میں بھی مہمانوں کے قیام کا انتظام کیا گیا علاوہ ازیں بہشتی مقبرہ اور اسکے جنوب میں وسیع جگہ پر خیمہ جات نصب کئے گئے۔ تمام جگہوں کو برقی قمقموں اور راستوں کو خوبصورت رنگ برنگی جھنڈیوں اور گیٹوں سے سجایا گیا۔ الغرض پیارے آقا کی آمد کے لئے ہر فرد بچہ، بوڑھا، جوان، مرد و زن چشم براہ تھا اور بڑی شدت سے انتظار کر رہا تھا شروع دسمبر سے ہی مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا جو کہ رفتہ رفتہ بڑی کثرت اختیار کرتا گیا اور قادیان کی سر زمین میں جلسہ سالانہ پر پہلی بار اس کثرت سے حاضرین شامل ہوئے جس کی مثال پہلے نظر نہیں آتی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد الہامات ایک بار پھر نئی شان سے پورے ہوئے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے سارا سال ہی حضور انور کی منظوری سے اپنے نائبین اور منتظمین شعبہ جات کے ساتھ پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی۔ اسی طرح مرکزی طور پر بھی ایک وفد جس میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ، مکرم مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان ربوہ مکرم سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان ربوہ اور مکرم قاسم شاہ صاحب ناظر امور عامہ ربوہ نے آ کر رہنمائی کی اور ضروری ہدایات دیں۔ اسی طرح افسر صاحب جلسہ گاہ کے زیر انتظام پہلی بار اتنی وسیع جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا جسمیں زبانوں کے تراجم، v.i.p کے علاوہ دیگر افراد کے بیٹھنے کا انتظام اور سٹیج کی تیاری شامل ہے۔ اسی طرح مسجد ناصرآباد سے ملحقہ احمدیہ گراؤنڈ میں مستورات کے لئے جلسہ گاہ مع سٹیج بنائی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ کے موقعہ پر موسم بھی نہایت سازگار اور خوشگوار رہا جلسہ سے دو دن قبل شدید دھند پڑنے لگی جس سے خطرہ تھا کہ احباب اپنے پیارے آقا کا دیدار صحیح رنگ میں نہیں کر سکیں گے۔ اور ایم ٹی اے کی لائیو نشریات بھی متاثر ہونگی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا اور جلسہ کے تینوں دن مطلع صاف رہا اور دھوپ نے ماحول کو گرمائے رکھا اسکے ساتھ ہی جلسہ کے پروگراموں اور بالخصوص حضور انور کے بصیرت افروز خطابات نے روحانی زندگی کی روح پھونک دی۔

جلسہ گاہ اور قادیان کے تمام گلی کوچوں میں اسلامی نعروں اور تربیت و اصلاح سے متعلق تحریروں سے مزین بینرز آویزاں تھے ہر جگہ امیرالمومنین اہلاً و سہلاً و مرحبا کی صدائیں آتی تھیں۔

قادیان کی غیر مسلم تنظیموں اور بلدیہ کی طرف سے بھی حضور انور ایدہ اللہ کو خاص طور پر قادیان آنے پر مبارکباد اور خوش آمدید کہا گیا اور اسکے بینرز لگائے گئے۔

### پہلا دن مورخہ ۲۶ دسمبر بروز پیر

الحمد للہ صبح ساڑھے آٹھ بجے سے ہی احباب جماعت جلسہ گاہ میں تشریف لانا شروع ہو گئے تھے۔ سوا دس بجے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فلیگ پوسٹ پر تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے لوائے احمدیت لہرایا جسکے ساتھ ہی قادیان کا ماحول فلک بوس اسلامی نعروں سے گونج اٹھا جبکہ ایم ٹی اے کے ذریعہ زمین کے کناروں تک یہ آوازیں سنائی دیں۔

**پہلا اجلاس::** تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ مظہر احمد صاحب نے کی اور ترجمہ سنایا۔ مکرم ناصر علی صاحب عثمان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں
جسمیں ہمیشہ عادت قدرت نما نہیں

خوش الحانی سے سنایا۔ اسکے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا (جسکا خلاصہ الگ سے دیا جا رہا ہے۔)

باقی صفحہ نمبر ( 13 ) پر ملاحظہ فرمائیں